جلد ۸ — فہرست مضامین ۳۱ اگست سنہ ۱۹۱۲ع

ناظر محمد عبد الشکور مدیر النجم نے مطبع عمدۃ المطابع واقع لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر النجم سے شائع کیا

قواعد رسالہ النجم

(۱) یہ رسالہ مہینہ مین دوبار یعنی ہر ہجری مہینہ کی ۷ و ۲۲ تاریخ کو انشاء اللہ شائع ہوا کریگا

(۲) رسالہ کا خالص حجم علاوہ اشتہارات وغیرہ کے عموماً ۲۴ صفحہ کا ہوگا اور عند الضرورت اس سے بھی زیادہ ہوسکیگا

(۳) عام چندہ موافق ذیل کے ہوگا اور خاص عنوان پر جس کو جو توفیق ہو۔

سالانہ	سے	ممالک غیر سے صرف بقدر
ششماہی	عہ ار	زیادتی محصول ڈاک اضافہ
سہ ماہی	عہ	کر لیا جائیگا۔

(۴) چندہ بہر حال پیشگی لیا جائیگا۔

(۵) رسالہ کا آغاز سال ماہ محرم سے ہوگا۔

(۶) جو صاحب درمیان سال مین خریداری کرینگے اگر نصف سال نہوا ہوگا تو انکی خدمت مین محرم سے اسوقت تک کے کل رسائل بھیجکر شروع سال سے انکو خریدار سمجھا جائیگا اور بعد نصف سال کے انکو اختیار ہوگا چاہے شروع سال سے اپنی خریداری قائم کرائین اور چاہے صرف بقیہ دنون کی قیمت موافق نقشہ قیمت النجم کے بھیجدین

(۷) جو صاحب مستقل خریدار النجم کے دین انکو اختیار ہوگا چاہین ایک سال کیلیے اپنے نام رسالہ جاری کرائین چاہین ۳ روپیہ قیمت کی کتاب دفتر النجم سے لیلین۔

(۸) قدیم خریداران النجم کو ہر سال ایک کتاب دو روپیہ قیمت کی انعام مین دیجائیگی۔

مقاصد رسالہ النجم

النجم کا اصلی مقصد حمایت اسلام و نصیحت مسلمین ہے یعنی مسلمانون کے عقائد و خیالات خصائل و عادات عبادات و معاملات کی اصلاح اتباع شریعت حقہ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کی ترغیب اور مخالفت شریعت سے حتی الامکان بچانا۔

ان پاکیزہ مقاصد کے حاصل کرنیکے لیے حسب ذیل عنوانات اختیار کیے گئے ہین

(۱) زہد و رقائق جسکو دوسرے الفاظ مین مضامین تصوف کہہ لیا جائے اس ذیل مین انشاء اللہ تعالی بہت سے عبرت انگیز واقعات نظر دیکھے اور بہت سے مفید و موثر نصائح و حالات ہدیہ ناظرین ہونگے

(۲) اہل علم کی دلچسپی کیلیے خالص مذہبی ضروری مسائل سے متعلق

(۳) غیر مذہب کے اندرونی و بیرونی حملون سے اسلام کی حفاظت اور اسلام کی حقیقت کا تمام مذاہب پر اظہار۔

(۴) ہر پرچہ مین کچھ حصہ چیدہ چیدہ اسلامی خبرونکا بھی ہوگا خبرین جہانتک ممکن ہوگا کامل تحقیقات کے بعد لکھی جائینگی

(۵) ہر سال جو کتاب انعام مین تجویز کیجائیگی وہ انشاء اللہ تعالی بیشتر اکثر سلف صالحین مین سے کسی کی مستند و مفید تصنیف کا ترجمہ ہوگی۔

نرخنامہ طبع اشتہار و مضامین خاص

تعداد	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
نصف کالم	سے	عہ ۸	للعہ	للعہ عہ
ایک کالم	عہ	للعہ	عہ	للعہ للعہ
پورا صفحہ	لعہ	عہ	عہ ۵	للعہ

اتفاقی اشتہار فی سطر کالم ۴ ر اجرت ضمیمہ فیصدی ۲۰ بشرطیکہ قواعد ڈاکخانہ کے خلاف نہو۔

دفتر النجم کی موجودہ کتب کی رعایتی فہرست

اب کی ماہ رمضان المبارک میں پھر وہی رعایت کیجاتی ہے جو ہر سال ہوا کرتی تھی۔ شایقین کو دفتر النجم کی بیش بہا اور نایاب کتابیں خریدنے کا اچھا موقع ہے۔ یہ رعایت یکم ماہ صیام سے ۱۵ شوال تک رہیگی۔

نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
علم الفقہ ہم اب تالیف جناب مولانا مولوی محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم	جسمیں حنفی فقہ کی مستند کتابوں سے تمام ضروری مسائل عام فہم اردو میں منتخب کیے گئے ہیں۔ چند امور قابل قدر ہیں (۱) زبان صاف اور سلیس طرز بیان دلکش (۲) ہر مسالہ کی خصوصاً اختلافی مسائل کی بہت تحقیق کیگئی ہے۔ محقق اور مفتی بہ اقوال لکھے گئے ہیں (۳) حتی الامکان کوئی ضروری مسالہ چھوٹنے نہیں پایا فقہ کی کسی دوسری کتاب میں اس کثرت سے مسائل یکجا نہ ملیں گے (۴) مسائل کی ترتیب نفیس اور خوش آیند ہے (۵) موقع موقع سے احادیث بھی حاشیہ پر لکھی ہیں (۶) ہر جلد کے آخر میں ایک چہل حدیث اور چالیس اقوال جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لکھے گئے ہیں یہ بھی ایک نایاب ذخیرہ ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر مذہبی مسائل سے اچھی طرح واقفیت ہو سکتی ہے۔ چھ جلدیں اس کتاب کی بالفعل تیار ہیں۔ جلد اول طہارت کا بیان۔ جلد دوم نماز کا بیان۔ جلد سوم روزہ کا بیان۔ جلد چہارم زکوۃ و عشر وغیرہ کے مسائل۔ جلد پنجم حج و زیارت کا بیان۔ جلد ششم نکاح کا بیان۔	جلد اول ۸/ ، دوم ۱۲/ ، سوم ۸/ ، چہارم ۸/ ، پنجم ۸/ ، ششم ۸/	۵/ ، عہ/ ، ۵/ ، ۵/ ، ۵/ ، ۵/ ، کل عہ۲
ترجمہ اسد الغابہ (تالیف علامہ ابن اثیر جزری)	جس میں (۷۵۰۰) صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات ہیں۔ اردو میں کوئی کتاب ایسی نہ تھی جس میں تمام صحابہ کا تذکرہ ہو۔ آٹھ جلدیں اس کتاب کی تیار ہیں پہلی جلد میں آنحضرت صلعم کے مختصر اور جامع تذکرہ کے بعد (۴۶۴) صحابہ کا تذکرہ ہے دوسری جلد میں (۵۷۸) صحابہ کا تذکرہ ہے تیسری جلد میں (۵۷۸) صحابہ کا ذکر ہے۔ چوتھی جلد میں (۷۰۲) صحابہ کا ذکر ہے۔ پانچویں جلد میں (۶۲۱) صحابہ کا ذکر ہے۔ چھٹی جلد میں (۸۴۸) اور ساتویں جلد میں (۷۰۶) صحابہ کا ذکر ہے آٹھوین جلد میں (۵۹۱) صحابہ کا ذکر ہے	فی جلد عہ/	فی جلد عیر
دست غیب	یہ رسالہ بھی عجیب و غریب اور قابل دید ہے مصنفہ مولوی اصغر حسین صاحب دیوبندی	۱۔/	۱/

نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
چہل حدیث (حضرت امام ربانی)	یہ چہل حدیث حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی جمع کی ہوئی ہے۔ بخاری مسلم کی متفق علیہ حدیثیں صرف نماز و روزے کے متعلق جمع کی ہیں۔ یہ چہل حدیث اب تک چھپی نہ تھی اب مع ترجمہ نہایت اہتمام سے طبع کیا ہے اصل عربی پر اعراب ہیں اور بین السطور میں ترجمہ۔	۲/	۱/۱
تاریخ طبری (ابو جعفر محمد بن جریر طبری)	یہ عربی کی قدیم اور مستند تاریخ اب تک نادر تھی۔ اسکے ترجمہ کا خیال بھی نہ آتا۔ مگر بحمد اللہ اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوگیا۔ پہلی جلد کامل موجود ہے جس میں ابتداء آفرینش سے حضرت موسی علیہ السلام تک کے حالات ہیں۔	۷/	[illegible]
آیات بینات (مصنفہ نواب محسن الملک [illegible] مرحوم)	اسوقت اس بے نظیر کتاب کی تینوں جلدیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی۔ تینوں جلدوں کی اعلی ہے۔ مضامین کی عمدگی اور خوبی کی نسبت کچھ کہنا فضول ہے اس کتاب کی شہرت ایسی نہیں ہے کہ کچھ کہنے کی حاجت ہو پہلی دونوں جلدوں میں صحابۂ کرام کے عقلی و نقلی شواہد اور مسلمۂ فریقین دلائل سے دلچسپ عبارت میں بیان کیے ہیں اور شیعوں کی صحیح و معتبر روایتیں تقریباً دوسو نقل کی ہیں جلد اول کے آخر میں نکاح ام کلثوم کی بحث بہت ہی نفیس ہے۔ جلد سوم میں طعن فدک کے قلع قمع کے علاوہ شروع کتاب میں چند مقدمات لکھے ہیں اور اُن میں ایسے عمدہ اور کارآمد مضامین لکھے ہیں اور شیعوں کی کتابوں سے ایسا عمدہ سامان فراہم کیا ہے کہ اُسکی خوبی دیکھنے سے متعلق ہے۔	جلد اول و دوم [illegible] جلد سوم [illegible] صہ/	۱۲/ ۸/عہ [illegible]
[illegible]	ردّ شیعہ میں بیمثل کتاب ہے اسکے دیکھنے سے مذہب شیعہ کی پوری حقیقت معلوم ہوجاتی ہے اہل سنت کے خالص عقاید کا ضروری علم حاصل ہوجاتا ہے استدلال کی متانت اور عبارت کی صفائی شیعوں کی عجیب و غریب روایتوں کا لطف قابل دید ہے۔	۸/	۵/
[illegible]	مقلدین اور غیر مقلدین میں جو مسائل مختلف فیہ ہیں اُنکا معقول فیصلہ۔ اجماع و قیاس کا حجت شرعی ہونا مجتہد اور اجماع کی تعریف انکے اقسام تقلید کا ثبوت آیات قرآنیہ احادیث و آثار صحابہ اقوال علما و فقہا سے ثبوت آخر میں ایک قابل قدر رسالہ ہے	۴/	۳/
فتاوے اشرفیہ	مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے قابل قدر فتوون کا مجموعہ۔	۲/	۱/۱

[illegible]	قیمت	مختصر کیفیت	نام کتاب
۸/ ۶/ ۶/ ۶/ ۶/ ۱۲/	حصہ اول ۱۲/ ، دوم ۱۰/ ، سوم ۱۰/ ، چہارم ۱۰/ ، پنجم ۱۰/ ، ۱۱/	پورا لطف دیکھنے سے معلوم ہوگا سلیس دلچسپ اُردو میں علمی تحقیقات قرآن وحدیث کے معرکۃ الآرا مسائل۔ شیعوں کے عقائد کی تنقید ترجمہ امام مولوی حامد حسین کی کتاب استقصا کے عجیب و غریب لطیفے۔ غرض جو بحث ہے وہ دلچسپ ہے۔ پانچ حصے تیار ہیں۔ پہلے اور دوسرے میں علاوہ اور کارآمد مضامین کے قرآن کریم کے متعلق ایسے انیق مباحث ہیں جنکے دیکھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے اور قرآن پاک کی رفعت وجلالت ظاہر ہوتی ہے۔ چوتھے اور پانچویں میں فن حدیث کے مباحث ہیں جو اب تک اُردو میں کسی نے نہ لکھے تھے۔	مضامین مناظرہ — از افادات مولانا مولوی محمد عبدالشکور صاحب [illegible]
۶/	۸/	جسقدر فقہی اختلافات امت مرحومہ میں واقع ہوئے سب کے وجوہ واسباب ایسے پیرائے میں بیان کیے ہیں کہ پوری تشفی ہوجاتی ہے سیکڑوں کتابوں کے دیکھنے سے وہ نتیجہ حاصل نہوگا جو اس کتاب سے حاصل ہوتا ہے۔	الانصاف مترجم — از مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
		قابل دید رسالہ ہے۔ اصل مقصد کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔ مصنف نے محققانہ انداز سے تقدیر و تدبیر کے مسائل بیان کیے ہیں حکیمانہ اسلوب سے تدبیر کی ضرورت اور اوسکی شرعی اور عقلی خوبیاں دکھائی ہیں	رسالہ تقدیر و تدبیر
۲/	۸/	حضرت استاذ البریہ صاحب قوت قدسیہ مولنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے نام سے کوئی مسلمان ناواقف نہیں اپنے زمانہ میں عرب و عجم کے مرجع وماوی تھے اطراف عالم سے لوگ انکے پاس فتوے بھیجتے تھے۔ پہلے انکے فتووں کا مجموعہ بزبان فارسی چھپا تھا اب اسکا ترجمہ اُردو میں چھپا ہے۔ سلمانوں کے لیے بہت بکار آمد چیز ہے	مجموعہ فتاوی عزیزی
[illegible]	۱/	اُس مباحثہ کی کل کاروائی دستخطی جو اوبر و پنڈت جگت پرشاد صاحب شاستری انتخاب ہند کے ہوا۔ جس میں حق تعالی کی مدد سے اہل حق کو فتح ملی اور ثابت ہوگیا کہ شیعوں کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے	مباحثہ [illegible]
۴/	۶/	مجموعہ وظائف ابھی حال میں طبع ہوا ہے۔ اسمیں چھ رسالے ہیں۔ حزب البحر حزب الاعظم دعای مغنی چہل اسمار اعظم۔ اسماء بدریین شجرہ منظومہ کاغذ چھپائی عمدہ	مجموعہ وظائف مقبولہ

بشارات مقدس	جسمین توریت و انجیل و صحف انبیای سابقین سے آنحضرت کی صاف و صریح بشارتیں نقل کی گئی ہیں	۲ر	۱۰ر
بہشتی زیور	مسائل شرعیہ بلکہ مصالح دارین کا خزانہ بچون کے خاصکر لڑکیوں کے لیے بے نظیر کتاب ہی پوری کتاب کے دس حصے ہیں۔	فی حصہ ۳ر	ست کے خریدار سے ۱۲ر
المنطق	سلیس اُردو میں علم منطق کی اصطلاحات کا حل مبتدیوں کیلیے بکار آمد چیز ہی ترتیب وطرز ادا جدید۔ اکثر مثالین فقہ و کلام کے مسائل سے دی ہین	۴ر	۲ر
الفلسفہ	قدیم یونانی فلسفہ سے واقف ہونے کے لیے بکار آمد رسالہ ہی۔	۲ر	۱ر
البیان الصحیح	ایک قادیانی کے رسالہ متعلق وفات مسیح کا رد۔ آخر مین مذہب تنجیم کی ایک مختصر اور جامع تحریر ہی	۲	۱۰ر
تحقیق البیان	بدعات کی تحقیق و تردید اور جابجا دلچسپ نظمین	۳ر	۲ر
حجۃ الذاکرین	ذکر بالجہر کی تائید میں ایک ولایتی بزرگ کا قدیم رسالہ ہی	۲ر	۱ر
قصد السبیل	مختصر اور بہت بکار آمد رسالہ ہی۔ اُنلوگون کے لیے رہبر کامل ہی جو علم باطن اور سلوک کے شایق ہین	سر	۱ر
سوالات المعتقد	اُن سوالات کا مجموعہ جو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی سے کیے گئے تھے جن کے جوابات سے وہ اور اونکی جماعت عاجز ہی۔ عجیب نفع بخش سوالات ہین	۳ر	۲ر
پنج گنج زبدہ	عربی صرف و نحو کی درسی کتاب جو زمانہ قدیم سے داخل درس ہی جدید تحشی کیساتھ چھپی ہی	۲ر	۲ر
[illegible] الطاعون	طاعون کے متعلق اُردو میں ایسی کوئی کتاب نہ تھی۔ نہایت عمدہ ترتیب سے مفید مضامین جمع کیے گئے ہیں۔ طاعون کی طبی و شرعی تحقیق۔ علماے کرام کے تجربے اور اقوال۔ طاعون کی تاریخ۔ طاعون قبل اسلام۔ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے طاعون کے عبرت انگیز اور نصیحت بخش واقعات۔ کس کس زمانہ میں کہاں کہاں طاعون پھیلا۔ طاعونی مقامات کے متعلق شرعی احکام۔ شرعی احکام واسباب علاجات وغیرہ درج ہین۔ پوری کیفیت دیکھنے سے معلوم ہوگی	۸ر	۶ر
پردہ مروجہ کا شرعی ثبوت۔	ایک مدراسی صاحب کی فرمایش پر پردہ مروجہ کے احکام دکھائے ہیں	۱ر	ار
فتوے	مولینا شاہ عبدالعزیز رح با ترجمہ۔ متعلقہ تعزیہ داری	۱ر	ار

المشتہر - مہتمم النجم - لکھنو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

النجم - لکھنؤ یوم چہارشنبہ

۷۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۲ھ

یہ ماہ مبارک عجیب عزت و شان کا مہینا ہے۔ انسان میں صفات ملکی کا نمونہ قائم کرنا اس کا ایک ادنی کرشمہ ہے۔ نیکیوں کی طرف راغب کرنے اور بدیوں سے متنفر کرنے کی خاصیت جو اس مہینا میں ہے وہ اسکی ایک بینظیر منقبت ہے۔ مغفرت و رحمت الٰہی جو اس مہینہ میں بندوں پر نازل ہوتی ہے اسکی ایک مخصوص نعمت ہے۔ مگر اس نعمت سے وہی لوگ مستفید ہو سکتے ہیں جو اس ماہ مبارک کا حق ادا کریں۔ حق اس کا کیا ہے۔ کوئی ایسا حق نہیں ہے جس کا ادا کرنا مشکل ہو۔ بلکہ وہ ایسا حق ہے کہ ہر ادنی اور اعلیٰ نہایت آسانی کے ساتھ اوسکو ادا کر سکتا ہے۔ جو شخص دن بھر روزہ رکھے اور رات کو نماز تراویح پڑھ لے وہ اس مہینے کے حق سے فارغ البال ہے۔

نماز تراویح

جانتے ہو کہ نماز تراویح کیا چیز ہے۔ وہ ایک سنت مؤکدہ ہے جو بفضل الٰہی اہل سنت کے مخصوصات سے ہے اس نماز کا اہتمام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع فرمایا اور اسکی تکمیل حضرت فاروق اعظم کے ہاتھوں ہوئی اس مقام پر ترمذی کی ایک روایت لکھی جاتی ہے جس سے پوری کیفیت اس نماز کی معلوم ہوگی۔

عن ابی ذر قال صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا حتی بقی سبع من الشہر فقام بنا حتی ذہب ثلث اللیل ثم لم یقم بنا فی السادسۃ وقام بنا فی الخامسۃ حتی ذہب شطر اللیل فقلنا یا رسول اللہ لو نفلتنا بقیۃ لیلتنا ہذہ فقال انہ من قام مع الامام حتی ینصرف کتب لہ قیام لیلۃ ثم لم یصل بنا حتی بقی

ابو ذر سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ روزہ رمضان کا رکھا تو آپ نے ہمارے ساتھ نماز شب پڑھی یہانتک کہ سات دن مہینے کے باقی رہ گئے۔ پس آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے (اور نماز پڑھنا شروع کی) حتی کہ ایک تہائی رات گذر گئی پھر دوسرے شب ہمارے ساتھ نہ کھڑے ہوئے ... پھر ... کھڑے ہوئے یہانتک

ثلث من الشهر وصلى بنا فى الثالثة ودعا اهله ونساءه فقام بنا حتى تخوفنا الفلاح فقلت له ما الفلاح قال السحور قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم فى قيام شهر رمضان فرأى بعضهم ان يصلى احدى واربعين ركعة مع الوتر وهو قول اهل المدينة والعمل على هذا عندهم بالمدينة۔ واكثر اهل العلم على ماروى عن على وعمر وغيرهما من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة وهو قول سفيان الثورى وابن المبارك والشافعى وقال الشافعى كذا ادركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة وقال احمد روى فى هذا الوان ولم يقض فيه بشئ وقال اسحاق نختار احدى واربعين ركعة على ماروى عن ابى بن كعب۔

کہ نصف شب گذر گئی تو ہمنے کہا یا رسول اللہ کاش آپ باقی رات بھی ہمیں نماز پڑھاتے فرمایا کہ جو شخص امام کیساتھ کھڑا ہو یہان تک کہ امام نماز ختم کردے تو اسکے لیے پوری رات کی عبادت لکھ لیجاتی ہے پھر آپنے ہمین (دوسرے دن) نماز نہ پڑھائی۔ جب تین دن باقی رہ گئے تو آپنے اپنے گھر والون کو جمع کیا اور ہمین نماز پڑھائی یہان تک کہ ہمین فلاح کے فوت ہوجانیکا خوف ہوا راوی نے پوچھا فلاح کیا چیز۔ ابوذر نے کہا سحری کا کھانا۔

ابو عیسی یعنی مصنف کہتا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم نے ماہ رمضان کی عبادت مین اختلاف کیا ہے بعض لوگونکی رائے یہ ہے کہ اکتالیس رکعت مع وتر پڑھنا چاہیے اہل مدینہ کا یہی قول اور اسی پر عمل ہے اور اکثر اہل علم اسبات کے قائل ہین بوجہ اسکے کہ حضرت علی اور حضرت عمر وغیرہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بیس رکعت پڑھنا چاہیے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک و شافعی کا یہی قول ہے شافعی نے کہا کہ ہمنے اپنے شہر مکہ مین اسی طرح بیس رکعت پڑھتے لوگون کو دیکھا۔ امام احمد نے کہا ہے کہ اسکے متعلق مختلف روایات ہین اور کوئی فیصلہ نہین ہوا۔ اور اسحاق بن راہویہ نے کہا ہے کہ ہم اکتالیس رکعت کو ترجیح دیتے ہین جیسا ابی بن کعب سے

حضرت علی مرتضی کی جس روایت کا حوالہ دیا گیا وہ حسب ذیل ہے (۱) حضرت علی سے روایت ہے کہ اُنھون نے ایک شخص کو پانچ ترویحہ پڑھنے کا حکم دیا ایک ترویحہ چار رکعت کا ہوتا ہے (بیہقی) (۲) حضرت علی مرتضی نے ایک شخص کو بیس رکعت نماز تراویح کا حکم دیا (مصنف ابن ابی شیبہ) (۳) ابو اسحاق ہمدانی کہتے ہین کہ حضرت علی مرتضی رمضان کی پہلی شب مین گھر سے باہر نکلے تو اُنھون نے دیکھا کہ قندیلین روشن ہین اور کتاب خدا کی تلاوت ہورہی ہے (ابن شاہین) ایک روایت مین بیہقی کی یہ بھی منقول ہے کہ حضرت علی مرتضی نے فرمایا مین نے ہی حضرت عمر کو نماز تراویح کے اس اہتمام سے مشورہ دیا تھا"

نماز تراویح کے متعلق ایک مرتبہ ایڈیٹر اصلاح نے یہ لکھا کہ دن بھر روزہ رکھنے کے بعد شب کو تراویح کا حکم دینا تکلیف مالا یطاق ہے۔ ہم بھی ایڈیٹر مذکور کی تصدیق کرتے ہین۔ انها لكبيرة الا على الخاشعين الذين يظنون انهم ملاقوا ربهم۔

زہد و رقائق

(سلسلہ کے لیے گذشتہ نمبر دیکھیئے)

جبکہ پیدا ہوئے وہ نور سراج
پیش مصباح کب رہی ظلمت
خلق پر حجت خدا ہیں آپ
آپ ہی ہیں مقدم و سابق
ہیں ہدایت کو مکتفی و کافی
آپ ہی تو نبی رحمت ہیں
آپ ہی حق کے ہیں حبیب و کلیم
ہو رسول ملاحم اہم حضور
کیوں نہ ہوں آپ ناصر و منصور
صاحب سیف اور قضیب ہیں آپ
سب رسولوں کے آپ ہیں خاتم
آپ کی ذات ہے سراج منیر
آپ ہی تو ہیں سید الکونین
آپ ہیں سب کے مصلح و صالح
آپ مفتاح خیر مطلق ہیں
غیث و غوث و غیاث روز جزا
آپ ذو عز و فضل و حرمت ہیں
آپ مامون روز محشر ہیں

صاحب التاج و صاحب المعراج
آئی رحمت غضب ہوئے رخصت
مہدی و ہادی و ہدا ہیں آپ
سب نبیوں سے سابق و لائق
مرض کفر کے لیے شافی
آپ ہی تو نبی توبت ہیں
خلق پر آپ ہیں حفی و کریم
کافروں پر مظفر و منصور
حزب اللہ آپ ہیں مشہور
سیف حق راکب نجیب ہیں آپ
سب کے ہیں آپ جامع و قیم
آپ لاریب ہیں بشیر و نذیر
آپ ہی تو ہیں سرور دارین
آپ ہی ہیں مقدم و فاتح
آپ مفتاح رحمت حق ہیں
کون ہے عاصیوں کا پیش خدا
آپ ہی صاحب شفاعت ہیں
آپ ہی تو شہید اکبر ہیں

فلک دین پہ چمکا مہر کا نور
ماحی کفر نام والا ہے
آپ ہی مہدی خلائق ہیں
نام نامی ہدیۃ اللہ ہے
نہ ڈگا جس سے آپکو بیڑا
سب میں ہیں آپ ہی صفی اللہ
آپ ہی مقتفی مقفی ہیں
دین حق کے ہیں حامی و ناصر
غلبۂ حزب حق ہے سب پہ عیاں
آپ ہی ہیں براق کے صاحب
آپ کا ہے خطاب مدثر
آپ ہی سب میں ہیں خطیب امم
نام نامی ہے منجی و محیی
آپ مفتاح باب رضوان ہیں
ہیں اجیر و شفیع امت آپ
آپ ہی ہیں مشفع محشر
حشر میں صاحب مقام محمود ہیں آپ
پیش حق رافع الرتبہ ہیں آپ

ظلمت کفر ہو گئی مفرور
نجم تا آپ کا یہ اجالا سب پر
رہنمائی میں سب سے فائق ہیں
آپ کی ذات نعمت اللہ ہے
آپ بیشک ہیں عروۃ الوثقیٰ
سب میں ہیں آپ ہی نجی اللہ
آپ مدعو ہیں آپ داعی ہیں
وہ ابو الطیب ابو طاہر
خاص حبیب خدا ہیں صاحب السلطان
آپ ہی براق کے راکب
آپ ہی ہیں مبشر و مسدد
آپ ہیں سب سید بنی آدم
آپ ہی ہیں عفو و حق و ولی
آپ ہی تو خلیل رحمن ہیں
خلق پر ہیں نبی رحمت آپ
نام ہیں آپ ہی کے یہ دو بہر
ایسے محمود و نیکنام ہیں آپ
خلق کے کاشف الکرب ہیں آپ

ولہ الحمد والمنة فانہ صلی اللہ علیہ وسلم لم
یمت حتی فتح اللہ علیہ مکة وخیبر والبحرین
وسائر جزیرة العرب وارض الیمن بکمالہا
واخذ الجزیة من مجوس ہجر ومن بعض اطراف
الشام وہاداہ ہرقل ملک الروم وصاحب
مصر واسکندریة وہو المقوقس وملوک
عمان والنجاشی ملک الحبشة الذی تملک بعد
اصحمہ رحمہ اللہ واکرمہ ثم لما مات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واختار اللہ لہ ما عندہ
من الکرامة قام بالامر بعدہ خلیفتہ ابوبکر
الصدیق فلم شعث ما وہی بعد موتہ
صلی اللہ علیہ وسلم واخذ جزیرة العرب و
مہدہا وبعث جیوش الاسلام الی بلاد
فارس صحبة خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
ففتحوا طرفا منہا وقتلوا خلقا من اہلہا وجیشا
آخر صحبة ابی عبیدة رضی اللہ عنہ ومن اتبعہ
من الامراء الی ارض الشام وثالثا صحبة
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ الی بلاد مصر
ففتح اللہ للجیش الشامی فی ایامہ بصری ودمشق
ومخالیفہما من بلاد حران وما والاہا وتوفاہ
اللہ عزوجل واختار لہ ما عندہ من الکرامة

پورا کیا اسکا شکر اور احسان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
نہیں ہونے پائی کہ اللہ نے آپ پر مکہ اور خیبر اور بحرین اور بقیہ
جزیرۂ عرب اور سرزمین یمن کامل آپ پر فتح کردی اور آپنے
مجوس ہجر سے اور بعض اطراف شام سے جزیہ لیا اور ہرقل شاہ روم
اور مقوقس صاحب مصر و اسکندریہ اور نجاشی بادشاہ حبش نے جو بعد
اصحمہ رحمہ اللہ واکرمہ کے بادشاہ ہوئے تھے آپکی خدمت مین
ہدایا بھیجے پھر جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی
اور اللہ نے آپ کیلئے وہ بزرگی پسند کی جو اسکے
پاس ہے تو آپ کے خلیفہ ابوبکر صدیق والی امر ہوئے
جو کچھ کمزوری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے
پیدا ہوگئی تھی اُس کو انھون نے درست کیا اور جزیرہ
عرب کو لیکر آراستہ کیا اور افواج اسلام کو بلاد فارس کیطرف
بہمراہی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھیجا انھون نے ایک حصہ اسکا
فتح کیا اور وہان کے بہت سے لوگون کو قتل کیا اور ایک اور
لشکر بہمراہی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ اور اُن سردارونکے جو
انکے ساتھ تھے سرزمین شام کی طرف بھیجا اور تیسرا لشکر
بہمراہی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ملک مصر کی
طرف بھیجا پس اللہ نے شامی لشکر پر انکے زمانہ مین بصری اور
دمشق اور ان کے اطراف وجوانب یعنی حران اور
اُسکے مضافات فتح کردیے اور انکے لیے وہ عزت
پسند کی جو اس کے پاس ہے اور

ومن علی اہل الاسلام بان الہم الصدیق
ان استخلف عمر الفاروق فقام بالامر
بعدہ قیاما تاما لم یدر الفلک بعد الانبیاء
علی مثلہ فی قوۃ سیرتہ وکمال عدلہ وتم
فی ایامہ فتح البلاد الشامیتہ بکمالہا
ودیار مصر الی آخرہا واکثر اقالیم فارس
وکسر کسری واہانہ غایۃ الہوان وتقہقر
الی اقصی مملکتہ وقصر قیصر وانتزع یدہ
عن بلاد الشام وانحدر الی القسطنطنیۃ
وانفق اموالہا فی سبیل اللہ کما اخبر
بذلک ووعد بہ رسول اللہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم علیہ من ربہ اتم سلام وازکی
صلوۃ ثم لما کانت الدولۃ العثمانیتہ
امتدت الممالک الاسلامیتہ الی اقصی
مشارق الارض ومغاربہا ففتحت
بلاد المغرب الی اقصی ماہنالک
الاندلس وقبرص وبلاد القیروان وبلاد
سبتۃ مما یلی البحر المحیط ومن ناحیۃ المشرق
الی اقصی بلاد الصین وقتل کسری و
باد ملکہ بالکلیۃ وفتحت مدائن العراق
وخراسان والاہواز وقتل المسلمون

اور مسلمانون پر یہ احسان کیا کہ حضرت صدیق کو یہ
الہام کیا کہ انھون نے عمر فاروق کو خلیفہ بنایا
انھون نے انکے بعد مہمات خلافت پوری طرح
انجام دیئے انبیاء کے بعد انکا مثل آسمان نے نہین دیکھا انکی سیرت
کی قوت اور کمال عدل مین اور انکے زمانہ مین بلاد
شامیہ کی فتح کامل ہوگئی اور ملک مصر پورا فتح ہوگیا اور اکثر
حصہ ملک فارس کا اور انھون نے کسری کو توڑ دیا اور اسکو
نہایت درجہ ذلیل کیا اور اسکو اسکی انتہائی ملک تک بھگا دیا
اور قیصر کو بھی توڑ دیا اور اسکا ہاتھ بلاد شام سے اٹھا دیا
اور قسطنطنیہ کیطرف رخ کیا اور وہان کے مال اللہ کی
راہ مین خرچ کر دیئے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے اسکی خبر دی
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا وعدہ کیا
گیا تھا پھر جب دولت عثمانیہ کا زمانہ آیا تو اسلامی ممالک
بہت بڑھ گئے انتہائے مشرق و مغرب تک پہونچ گئے
پھر بلاد مغرب آخر تک یعنے اندلس اور قبرص اور
بلاد قیروان اور بلاد سبتہ جو بحر محیط سے ملے
ہوئے ہین فتح ہوگئے اور اطراف مشرق سے
انتہائے ملک چین تک فتح ہوئے اور کسری بھی
قتل ہوگیا اور اُس کا ملک برباد ہوگیا
اور مدائن عراق و خراسان و اہواز فتح
ہوئے اور مسلمانون نے۔

من الترك مقتلة عظيمة جاؤا وخذل الله ملكهم الاعظم خاقان وجئ بالخراج من المشارق والمغارب الى حضرة امير المومنين عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔	ترکیون سے جنگ عظیم کی اور اللہ نے اُنکے بادشاہ اعظم خاقان کو ہلاک کردیا۔ اور مشرق و مغرب سے امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حضور مین خراج لایا گیا۔

(۳) امام بغوی تفسیر معالم التنزیل مین لکھتے ہین۔

و فی الآیۃ دلالۃ علی خلافت الصدیق و امامۃ الخلفاء الراشدین۔	اس آیت مین حضرت صدیق کی خلافت پر او خلفای راشدین کے امام برحق ہونے پر دلالت ہو۔

(۴) تفسیر کبیر مین ہے۔

المراد بہذا الاستخلاف طریقۃ الامامۃ ومعلوم ان بعد الرسول الاستخلاف الذی ہذا وصفہ انما کان فی ایام ابی بکر و عمر و عثمان لان فی ایامھم کانت الفتوح العظیمۃ وحصل التمکین وظہور الدین والامن ولم یحصل ذالک فی ایام علی رضی اللہ عنہ	مراد اس استخلاف سے وہی طریقہ امامت (یعنی) خلافت کا ہو اور معلوم ہو کہ جس استخلاف کی صفت ہو وہ ابو بکر و عمر و عثمان ہی کے زمانہ مین پایا گیا کیونکہ انکے زمانہ مین بڑے بڑے فتوحات ہوئے اور تمکین اور غلبہ دین اور امن حاصل ہوا اور یہ باتین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین نہین پائی گئین

(۵) تفسیر مدارک مین ہے۔

والآیۃ اوضح دلیل علی صحۃ خلافۃ الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم اجمعین لان المستخلفین الذین آمنوا وعملوا الصالحات ہم ہم۔	یہ آیت بہت واضح دلیل ہو خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم کی حقیت خلافت پر کیونکہ وہ لوگ جو خلیفہ بنائے گئے جو ایمان لائے اور انھون نے اچھے کام کیے وہ وہی ہین۔

(۶) تفسیر بیضاوی مین ہے۔

وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ بالاخبار	اس آیت مین دلیل ہے نبوت کے صحیح ہونے پر

عن العیب علی ما موبہ و خلافۃ الخلفاء الراشدین اذ لم یجتمع الموعود والموعود علیہ بغیرہم بالاجماع ۔

بوجہ پیشنگوئی کے مطابق واقع نہونیکے نیز دلیل ہے خلفای راشدین کے خلافت کی کیونکہ نہین جمع ہوئے موعود اور موعود علیہ انکے غیر من الاجماع

ف بالاجماع کی لفظ کس وضاحت سے بتا رہی ہے کہ اس آیت سے حقیقت خلفای راشدین کے ثابت ہونے مین کسی کا اختلاف نہین ۔

(۷) تفسیر نیشا پوری مین ہے۔

لیستخلفنہم والقسم محذوف ای اقسم لیجعلنکم خلفاء فی الارض کما فعل ببنی اسرائیل حین اورثہم مصر والشام بعد اہلاک الجبابرۃ ولیمکن لاجلہم الدین المرتضی وہو دین الاسلام ۔

لیستخلفنہم مین قسم محذوف ہے یعنی مین قسم کھاتا ہون کہ تمکو زمین مین بادشاہ کرونگا جس طرح بنی اسرائیل کو کیا تھا جبکہ انکو مصر اور شام کا وارث بنایا بعد ہلاک کرنے جبابرہ کے اور ضرور ضرور انکے ذریعہ سے دین پسندیدہ یعنی دین اسلام کو مضبوط کر دے گا۔

پھر اسکے بعد فرماتے ہین ۔

فانجز اللہ وعدہ واظہرہم علی جزیرۃ العرب و ورثوا ملک الاکاسرۃ وخزائنہم وہذا اخبار بالغیب فیکون معجزا ۔

پس پورا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور غالب کیا ان لوگون کو جزیرۂ عرب پر اور مالک بنائے گئے وہ لوگ شاہان ایرانکی سلطنت اور انکے خزانونکے اور چونکہ یہ پیشینگوئی ہے لہذا معجزہ ہے۔

پھر اسکے بعد لکھتے ہین۔

ومن کفر بہذہ النعم الجسام وہی الاستخلاف والتمکین والامن بعد الخوف بعد حصول ذلک او بعد ما ذکر فاولئک ہم الکاملون فی الفسق قال اہل السنۃ فی الآیۃ دلالۃ علی امامۃ الخلفاء الراشدین لان قولہ

جو شخص ان بڑی بڑی نعمتون کا یعنے استخلاف اور تمکین اور امن بعد الخوف کی ناشکری کرے بعد ان نعمتون کے حاصل ہوجانیکے یا بعد انکے مذکور ہوجانیکے تو وہی لوگ اعلی درجے کے فاسق ہین اہلسنت نے کہا ہے کہ اس آیت مین دلالت ہے خلفای راشدین کے امام (برحق) ہونے پر کیونکہ ۔

منکم للتبعیض وذلک البعض یجب ان یکون من الحاضرین فی وقت الخطاب ومعلوم ان الائمۃ الاربعۃ کانوا من اہل الایمان والعمل الصالح وکانوا حاضرین فثبت وقد حصل لہم الاستخلاف والفتوح فوجب ان یکونوا مرادا من الآیۃ۔

منکم میں من تبعیض کے لیے اور ضرور ہے کہ یہ بعض وہی لوگ ہوں جو خطاب کے وقت موجود تھے اور معلوم ہے کہ ائمہ اربعہ صاحب ایمان وصاحب عمل صالح تھے اور بوقت خطاب موجود بھی تھے اور ان کو استخلاف اور فتوحات بھی حاصل ہوئیں لہذا ضروری ہوا کہ وہی لوگ اس آیت سے مراد ہوں۔

(۸) تفسیر خازن میں ہے۔

وفی الآیۃ دلیل علی صحۃ خلافۃ ابی بکر الصدیق والخلفاء الراشدین بعدہ لان فی ایامہم کانت الفتوحات العظیمۃ وفتحت کنوز کسری وغیرہ من الملوک وحصل الامن والتمکین وظہور الدین۔

اور آیت میں دلیل ہے حضرت ابوبکر صدیق اور انکے بعد کے خلفای راشدین کی خلافت کے صحیح ہونے پر کیونکہ انکے زمانہ میں بڑی بڑی فتوحات اور شاہ فارس اور نیز دوسرے بادشاہوں کے خزانوں پر مسلمان قابض ہوئے اور امن اور تمکین اور غلبہ دین بھی حاصل ہوا۔

(۹) تفسیر ابو سعود میں ہے۔

لیستخلفنہم فی الارض ای لیجعلنہم خلفاء متصرفین فیہا تصرف الملوک فی ممالکہم۔

لیستخلفنہم فی الارض کے معنی یہ ہیں کہ اللہ انکو خلیفہ بنائیگا کہ وہ زمین میں ایسا تصرف کرینگے جیسا بادشاہ اپنی سلطنت میں کرتے ہیں

(۱۰) تفسیر روح المعانی میں ہے

واستدل کثیر بہذہ الآیۃ علی صحۃ خلافۃ الخلفاء الاربعۃ رضی اللہ تعالی عنہم لان اللہ تعالی وعد فیہا من فی حضرۃ الرسالۃ من المومنین بالاستخلاف وتمکین الدین والامن العظیم من الاعداء ولا بد من وقوع

بہت لوگوں نے اس آیت سے خلفای اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم کی خلافت کے صحیح ہونے پر استدلال کیا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اس آیت میں اُن مسلمانوں سے جو بارگاہ رسالت میں موجود تھے وعدہ کیا ہے استخلاف کا اور تمکین دین کا اور دشمنوں سے امن عظیم عنایت کرینگا اور جو اسنے وعدہ کیا ہے اس کا واقع ہونا

او عدہ بہ ضرورۃ امتناع الخلف فی وعدہ تعالے ولم یقع ذلک المجموع الا فی عہدہم فکان کل منہم خلیفۃ حقا باستخلاف اللہ تعالی ایاہ حسما وعد جل وعلا۔

ضروری ہے بوجہ محال ہونے خلاف وعدگی اللہ تعالی کے اور یہ مجموعہ نہین پایا مگر انہین خلفا کے عہد مین - لہذا وہ سب خلیفہ برحق ہوئے اللہ تعالی کے خلیفہ کرنیسے جیسا کہ اُنسے اللہ جل وعلا نے وعدہ کیا تھا ۔

پھر اس کے بعد یہ لکھتے ہین

ان الایۃ ظاہرۃ فی نزاہۃ الخلفاء الثلثۃ رضی اللہ تعالی عنہم عما رماہم الشیعۃ بہ من الظلم والجور والتصرف فی الارض لغیر الحق لظہور تمکین الدین والامن التام من اعدائہ فی زمانہم۔

بیشک یہ آیت ظاہر ہے خلفای ثلثہ رضی اللہ عنہم کی پاکیزگی مین اُن عیوب سے جو شیعون نے اُن پر افترا کئے ہین از قسم ظلم وجور اور تصرف در زمین بہ ناحق کیونکہ تمکین دین اور دشمنان خدا کی طرف سے امن تام کا ظہور اسنکے زمانہ مین ہوا ۔

(۱۰) تفسیر جلالین مین ہے

ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم وہو الاسلام بان یظہرہ علی جمیع الادیان ویوسع لہم البلاد فیملکوہا ولیبدلنہ بالتخفیف والتشدید من بعد خوفہم من الکفار امنا وقد انجز اللہ وعدہ لہم بما ذکرہ واثنی علیہم بقولہ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا وہو مستانف فی حکم التعلیل ومن کفر بعد ذلک الانعام منہم فاولئک ہم الفاسقون واول من کفر بہ قتلۃ عثمان رضی اللہ عنہ فصاروا یقتتلون بعد ان کانوا اخوانا۔

ضرور ضرور تمکین دیگا انکے لیے انکے اس دین کو جو پسند کیا اللہ نے انکے لیے اور وہ دین اسلام ہے یعنی غالب کر دیگا دین اسلام کو تمام دینون پر اور انکو شہرون مین وسعت دیگا کہ وہ ان شہرون کے مالک ہو جائینگے اور ضرور بدل دیگا خوف کفار کے بدلہ مین امن اور بہ تحقیق پورا کیا اللہ نے وعدہ اپنا ان سے جیسا کہ بیان فرمایا اور ان لوگون کی تعریف کی اپنے اس قول سے کہ وہ لوگ میری پرستش کرینگے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نکرینگے یہ ایک علیحدہ جملہ ہے گویا مضمون سابق کی دلیل ہے اور جو لوگ انمین سے بعد اس انعام کے ناشکری کرینگے وہ لوگ فاسق ہین سب سے پہلے جسنے نعمت کی ناشکری کی وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین تھے اسکے بعد مسلمانون نے باہم جنگ شروع ہو گئی بعد اسکے کہ وہ بھائی بھائی تھے

(۱۱) تفسیر سراج المنیر مین ہی

لیستخلفنهم فی الارض ای ارض العرب والعجم بان یمد زمانهم وینفذ احکامهم فیجعلهم متصرفین فی الارض تصرف الملوک فی ممالیکهم

زمین مین خلیفہ بنائیگا یعنی زمین عرب وعجم مین اسطرح کہ ان کا زمانہ بڑھاویگا اور انکے احکام کو نافذ کردیگا اور انکو زمین مین تصرف کرنیوالا بناویگا جسطرح بادشاہ لوگ اپنی سلطنت مین تصرف کرتے ہین

پھر اس کے بعد لکھتے ہین

وانجز اللہ تعالی وعدہ واظفرہم علی جزیرۃ العرب وافتتحوا بعد بلاد المشرق والمغرب ومزقوا ملک الاکاسرۃ وملکوا خزائنہم واستولوا علی الدنیا واستعبدوا ابناء القیاصرۃ وتمکنوا شرقا وغربا مکنۃ لم تحصل قبلہم لامۃ من الامم

اور اللہ تعالی نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ان لوگونکو جزیرہ عرب پر فتحیاب کیا اور اسکے بعد اُنھون نے بلاد مشرق ومغرب کو فتح کیا اور شاہان فارس کی سلطنت کو انھون نے پامال کردیا اور اُنکے خزانون کے مالک ہوگئے اور دنیا پر غالب آگئے اور شاہان روم کے بیٹونکو انھون نے غلام بنایا اور مشرق سے لیکر مغرب تک انکو وہ تمکین حاصل ہوئی جو انسے پہلے کسی امت کو حاصل نہین ہوئی

(۱۲) تفسیر فتح البیان مین ہی

وانجز اللہ وعدہ واظہرہم علی جزیرۃ العرب وافتتحوا بعد بلاد المشرق والمغرب ومزقوا ملک الاکاسرۃ وملکوا خزائنہم واستولوا علی الدنیا وفی الآیۃ اوضح دلیل علی صحۃ خلافۃ ابی بکر الصدیق والخلفاء الراشدین بعدہ لان المستخلفین الذین آمنوا وعملوا الصالحات ہم ہم وفی ایامہم کانت الفتوحات العظیمۃ وفتحت کنوز کسری وغیرہ من الملوک وحصل الامن والتمکین وظہور الدین۔ وعن سفینۃ

اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ان لوگونکو جزیرہ عرب پر غالب کردیا اور بعد اسکے اُنھون نے مشرق اور مغرب کے شہرونکو فتح کیا اور شاہان فارس کی سلطنت کو پامال کردیا اور اُنکے خزانون کے مالک ہوگئے اور دنیا پر غالب آگئے اس آیت مین بہت واضح دلیل ابوبکر صدیق اور انکے بعد کے خلفاء راشدین کی خلافت کے صحیح ہونیکی ہی کیونکہ وہ مومنین صالحین جو خلیفہ بنائے گئے وہی ہین اور انہین کے زمانہ مین فتوحات عظیمہ حاصل ہوئے اور شاہ فارس اور نیز دوسرے بادشاہون کے خزانے مفتوح ہوئے اور امن اور تمکین وظہور دین حاصل ہوا اور سفینہ سے

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ ثم تکون ملکا ثم قال امسک خلافۃ ابی بکر سنتین وخلافۃ عمر عشر سنین وخلافۃ عثمان اثنتی عشرۃ سنۃ وعلی ستا قال علی قلت لحماد القایل لسعید امسک سفینۃ قال نعم اخرجہ ابو داؤد والترمذی۔

مروی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خلافت میرے بعد تیس برس تک رہیگی پھر سلطنت ہوجائیگی راوی نے کہا تم گن لو ابوبکر کی خلافت دو برس رہی اور عمر کی خلافت دس برس اور عثمان کی خلافت بارہ برس اور علی کی چھ برس مینے حماد سے جنھون نے سعید سے کہا تھا کہ گن لو پوچھا کہ کیا یہ حساب سفینہ کا بتایا ہوا ہے انھون نے کہا ہان اس روایت کو ابوداؤد و ترمذی نے لکھا ہے۔

(۱۳) علامہ جار اللہ زمخشری جو عربیت کے مسلم الثبوت امام اور معتزلی المذہب ہین جنکے مذہب کی بنا تمام تر عقلیات محضہ پر ہے اپنی تفسیر کشاف مین لکھتے ہین۔

الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولمن معہ ومنکم للبیان کالتی فی آخر سورۃ الفتح وعدہم اللہ ان ینصر الاسلام علی الکفر ویورثہم الارض ویجعلہم فیہا خلفاء کما فعل ببنی اسرائیل حین اورثہم مصر والشام بعد اہلاک الجبابرۃ وان یمکن الدین المرتضی وہو دین الاسلام وتمکینہ تثبیتہ وتوطیدہ وان یؤمن سربہم ویزیل عنہم الخوف الذی کانوا علیہ وذلک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لمکثوا بمکۃ عشر سنین خائفین ولما ہاجروا کانوا بالمدینۃ یصبحون فی السلاح ویمسون

خطاب ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان لوگون سے جو آپکے ساتھ تھے اور منکم واسطے بیان کے ہے جیسے کہ سورۂ فتح کے اخیر مین ہے اللہ نے وعدہ کیا کہ اسلام کو کفر پر فتحمند کرے گا اور ان لوگون کو زمین کا وارث بنائے گا اور انکو زمین مین بادشاہ کریگا جیسا بنی اسرائیل کیساتھ کیا تھا جبکہ اُن کو جبابرہ کے ہلاک کرنے کے بعد مصر اور شام کا وارث بنایا اور یہ کہ دین پسندیدہ یعنی دین اسلام کو تمکین دیگا تمکین دینے کا مطلب یہ ہے کہ قائم کردینا اور مضبوط کردینا اور یہ وعدہ کیا تھا کہ انکے خوف کو اور دہشت کو انسے دور کردیگا جو انپر طاری تھی اور اسکی کیفیت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب مکہ مین دس برس تک نہایت خوف کیحالت مین رہے اور جب وہ ہجرت کرکے مدینہ مین آئے تو تمام دن اور تمام رات ہتھیار پہنے

فیہ حتی قال رجل ایاتی علینا یوم نامن فیہ ونضع السلاح فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبرون الا یسیرا حتی یجلس الرجل منکم فی الملاء العظیم محتبیا لیس معہ حدیدۃ فانجز اللہ وعدہ واظہرہم علی جزیرۃ العرب فافتتحوا بعد بلاد المشرق والمغرب ومزقوا ملک الاکاسرۃ وملکوا خزائنہم واستولوا علی الدنیا ثم خرج الذین علی خلاف سیرتہم فکفروا بتلک الانعم وفسقوا وذلک قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ ثم یملک اللہ من یشاء فتصیر ملکا ثم تصیر بزیزی قطع سبیل وسفک دماء واخذ اموال بغیر حقہا

ہوسکے گر رہ جاتی تھی یہانتک کہ ایک شخص نے کہا کہ ہم پر کوئی دن ایسا نہ آئیگا جسمیں ہم امن سے ہون اور ہتھیار رکھدیں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑے ہی دنونکے بعد یہ حالت ہو گی کہ کوئی شخص تم میں سے ایک بڑی جماعت میں بیٹھے گا اور اُسکے پاس ایک ہتھیار بھی نہ ہوگا پس اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ان لوگونکو جزیرہ عرب پر غالب کر دیا اور بعد میں ان لوگون نے مشرق و مغرب کے شہرونکو فتح کر لیا اور شاہان ایران کی سلطنت کو پامال کر دیا اور اُنکے خزانونکے مالک بن گئے اور دُنیا پر غالب آگئے بعد اسکے وہ لوگ پیدا ہوے جو انکی روش کے خلاف تھے۔ انھون نے ان نعمتونکی ناشکری کی اور فاسق ہو گئے یہی مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا ہو کہ خلافت میرے بعد تیس برس تک رہیگی اسکے بعد پھر اللہ جسکو چاہیگا بادشاہ بنائیگا پس وہ سلطنت ہو جائیگی پھر خلافت رہزنی اور خونریزی اور ناحق لوگون کے مال لے لینے کا نام ہو جائیگی۔

پھر بعد اس کے الفاظ آیت کی شرح سے فارغ ہو کر لکھتے ہین۔

فان قلت ہل فی ہذہ الآیۃ دلیل علی امر الخلفاء الراشدین قلت اوضح دلیل وابینہ لان المستخلفین الذین آمنوا وعملوا الصالحات ہم ہم۔

اگر کہے تو کہ کیا اس آیت مین خلفاے راشدین کے معاملہ کی کچھ دلیل ہو تو مین جواب دونگا کہ بہت واضح اور روشن دلیل ہو کیونکہ جو مومنین صالحین خلیفہ بنائے گئے وہ وہی ہین۔

(۱۴) تفسیر غایۃ البرہان مین ہو۔

یہ آیت ولاۃ امر مسلمین پر بعد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہو پس مثلیت حضرت موسی و حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جو فصل اسفر مستثنے مین ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ ہوا کہ قوم مرہ بن کعب جد امجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خلیفہ نہ ہوا جیسے بنی لاوی سے بعد موسی کے کوئی خلیفہ نہوا

بلکہ مثل یوشع افرہٹی کی قوم تیم بن کعب سے بعد آپ کے ابو بکر صدیق حسب وعدہ خلیفہ ہوئے اور یوشع کی سی انھون نے فتوحات حاصل کین اور جیسے یوشع نے کالب کو اپنا خلیفہ کیا ویسے صدیق نے عمر کو خلیفہ کیا جو عدی بن کعب سے ہین اور کالب کی طرح سے بڑی فتوحات فاروق کی ہوئین اور مسلمانونکو دشمنان دین کا خوف جاتا رہا اور عبادت خدا بلا فکر کے جاری ہوئی اور عمر کے بعد یوسا قوس کی طرح سے عثمان خلیفہ ہوئے انکے آخر زمانہ مین جیسے بنی اسرائیل نے کفران نعمت کی ویسے ہی خارجیون اہل اسلام نے کفران نعمت کی کہ خلیفہ برحق پر خروج کیا اور سخت خرابی اہل اسلام مین واقع ہوئی تو علی مرتضی خلیفہ برحق ہوئے پر اُن پر بھی خروج بناحق ہوا اس سے صاف تمثیل کی حقیقت ظاہر ہوئی۔

یہانتک اُن تفاسیر کی عبارتین تھین جنکے مصنفین شیعہ نہین ہین مناسب ہو کہ اب دو ایک شیعی تفسیرونکی عبارتین بھی ہدیۂ ناظرین کی جائین جس سے معلوم ہو جائے کہ اس آیت کی دلالت حقیت سہ خلافت پر ایسی واضح ہو کہ شیعہ جیسی مکابر قوم بھی اسکو نہ چھپا سکی اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ شیعہ کے نامہ نگار صاحب اور نیز اڈیٹر صاحب کا یہ تحریر فرمانا کہ کسی مفسر نے اس آیت کی تفسیر خلافت کے ساتھ نہین کی ایسا جھوٹ ہو جس کا جھوٹ ہونا ہرگز نظری نہین کہا جا سکتا یہ ایک ایسا جھوٹ ہو جس کا بولنے والا خود بھی اُسکے جھوٹ ہونیسے واقف ہوگئیے۔

(۱۵) علامہ محسن کاشی شیعی تفسیر صافی مطبوعہ طہران صفحہ ۳۲۵ مین آیہ استخلاف کی تفسیر مین لکھتے ہین۔

لیجعلنہم خلفاء بعد نبیکم } ضرور ضرور کریگا انکو خلیفہ بعد تمھارے نبی کے۔

پھر یہی مفسر عالی درجت ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے یہی تفسیر اس آیت کی نقل کرتا ہو چنانچہ تفسیر مذکور کے صفحہ مذکورہ مین ہو۔

وعن الباقر ولقد قال الله فی کتابہ لولاۃ الامر من بعد محمد خاصۃ وعد الله الذین آمنوا منکم الی قولہ فاولئک ہم الفاسقون	اور امام باقر سے مروی ہو کہ انھون نے فرمایا بیشک اللہ نے اپنی کتاب مین خاص اُن صاحبان حکومت کیلئے جو بعد محمد صلعم کے ہونے فرمایا ہو وعد الله الذین آمنوا منکم فاولئک ہم الفاسقون تک

ف ۔ اعلیٰ درجہ کی وضاحت وصفائی کے ساتھ یہ عبارت بتا رہی ہو کہ اس آیت کا وعدہ اُن صاحبان حکومت کیساتھ مخصوص ہو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئے ۔

(۱۶) علامہ طبرسی شیعی اپنی تفسیر مجمع البیان میں آیت مذکورہ کی تفسیر یون کرتے ہین

وعد اللہ الذین آمنوا منکم ای صدقوا باللہ ورسولہ وبجمیع ما یجب قبولہ وعملوا الصلحت ای الطاعات الخالصۃ للہ لیستخلفنہم فی الارض والمعنی لیورثہم ارض الکفار من العرب والعجم فیجعلہم سکانہا وملوکہا ۔

وعدہ دیا ہو اللہ نے اُن لوگونکو جو ایمان لائے تم مین سے یعنی تصدیق کی اُنھون نے اللہ کی اور اُسکے رسول کی اور تمام اُن باتون کی جنکا قبول کرنا ضروری ہو اور کیئے اُنھون نے کام اچھے یعنی عبادتین جو خاص تھین واسطے اللہ کے کہ ضرور ضرور انکو خلیفہ کریگا زمین مین مطلب یہ ہے کہ مالک بنائیگا اُنکو کافرون کے ملک یعنے عرب وعجم کا کر دیگا انکو رہنے والا اُن ملکونکا بادشاہ وہان کا

ف ۔ دیکھئے کس وضاحت سے اس مفسر نے بتا دیا کہ وعدہ اُن لوگون سے ہو جنھون نے رسول کی تصدیق کی رسول سے وعدہ نہین ہو نیز یہ بھی بتا دیا کہ خلیفہ بنانے سے مراد عرب وعجم کا بادشاہ بنانا ہو جس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ یہ وعدہ رسول کے عہد مین پورا نہین ہوا ۔ اس وضاحت کے بعد اور ان تمام مفسرین کی عبارتون کے دیکھنے کے بعد بھی ایڈیٹر صاحب شیعہ اور اُنکے فاضل نامہ نگار یہی کہینگے کہ کسی مفسر نے اس آیت سے خلافت مراد نہین لی ۔

یہ بھی عجب لطف ہو کہ اس آیت سے خلافت خلفا پر سب سے پہلے جسنے استدلال کیا وہ علی مرتضیٰ ہین ان کا یہ استدلال ایسا شایع ہوا اور شہرت کی اس حد تک پہونچا کہ شیعہ باوجودیکہ حق پوشی مین بینظیر مہارت رکھتے ہین اس کو نہ چھپا سکے چنانچہ دیکھئے

(۱۷) نہج البلاغۃ مین ہو کہ جب حضرت عمر نے جہاد فارس کے وقت حضرت علی سے کہا کہ میرا ارادہ ہوتا ہو کہ مین خود اس جہاد مین جاؤن تو حضرت علی نے انکو جواب دیا کہ

ان ہذا الامر لم یکن نصرہ ولا خذلانہ بکثرۃ ولا بقلۃ وہو دین اللہ الذی اظہرہ وجندہ الذی اعدہ وامدہ حتی بلغ ما بلغ وطلع حیث

بیشک اس دین کی فتح وشکست کثرت اور قلت کے سبب سے نہین ہے بلکہ یہ اللہ کا دین ہو جسکو اس نے غالب کیا اور یہ اسی کا لشکر ہو جسکو اُس نے مدد دی یہانتک کہ پہونچا جہانتک پہونچا اور پھیلا جہان تک

طالع ونحن علی موعود من اللہ واللہ منجز وعدہ وناصر جندہ
پھیلا اور ہم اللہ کیطرف سے ایک وعدہ پر ہین اور اللہ اپنے وعدہ کو پورا کرنیوالا ہے اور اپنے لشکر کو مدد دینے والا ہے۔

تمام شارحین نہج البلاغة متفق ہین اور نیز عقل سلیم شہادت دیتی ہے کہ حضرت علی مرتضی نے جو وعدہ الٰہی کا حوالہ اپنے اس قول مین دیا ہے یہ وعدہ انھون نے آیۂ استخلاف ہی سے سمجھا تھا چنانچہ فاضل ہیثم اسی قول کی شرح مین لکھتے ہین۔

وعدنا بموعود وہو النصر والغلبة والاستخلاف فی الارض کما قال وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض
جناب امیر کا یہ قول کہ اللہ نے ہمسے وعدہ کیا ہے یعنی مدد اور غلبہ اور خلافت زمین کا جیسا کہ فرمایا ہے کہ وعدہ دیا اللہ نے ان لوگون کو جو ایمان لائے اور انھون نے اچھے کام کئے کہ ضرور ضرور انکو خلیفہ بنائیگا زمین مین۔

(۱۸) اسی قسم کا کلام حضرت علی مرتضی کا اس وقت کے متعلق بھی منقول ہے جب انسے حضرت عمر نے جہاد روم مین اپنے جانے کی بابت مشورہ لیا تھا چنانچہ نہج البلاغة مین ہے کہ حضرت علی نے حضرت فاروق اعظم سے عرض کیا کہ

قد توکل اللہ لاہل ہذا الدین باعزاز الحوزة وستر العورة
تحقیق اللہ ضامن ہوگیا ہے اس دین والون کیلئے انکی جماعت کے غالب کرنے اور انکی برہنگی کے چھپانے کا۔

اس کلام کی شرح مین بھی شارحین نہج البلاغة نے تصریح کی ہے کہ حضرت علی نے اللہ کے ضامن ہونے کا مضمون اسی آیت استخلاف سے سمجھا چنانچہ علامہ ہیثم لکھتے ہین۔

وہذا الحکم من قولہ تعالے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات
یہ حکم ماخوذ ہے اللہ تعالی کے قول وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات سے۔

حضرت علی مرتضی کے یہ اقوال جنکے روایت کرنے پر شیعہ راوی بھی مجبور ہو گئے باواز بلند ندا دے رہے ہین کہ حقیقت ہر سہ خلافت پر اس آیت سے استدلال قرن اول سے شروع ہوگیا تھا۔ غالبا ناظرین النجم اس تفصیل کے ملاحظہ کے بعد ایڈیٹر شیعہ اور انکے نامہ نگار کی اس دلیری کو اور کمال بیحیائی کیساتھ اس کہدینے کو کہ کسی مفسر نے اس آیت سے خلافت

مراد نہین لی تعجب اور حیرت کی نظر سے دیکھین گے مگر ہین انکی حیرت یہ لکھکر کم کئے دیتا ہون
کہ اس قسم کی باتین ایڈیٹر شیعہ یا انکے نامہ نگار کے مخصوصات نہین ہین بلکہ شیعون کے
تمام نامی گرامی علما اور مجتہدین اس قسم کی حرکات کے خوگر ہورہے ہین اور وہ بیچارے کیا
کرین یہ مذہب ہی ایسا ہو کہ اس قسم کی حرکات کے بغیر ایک قدم نہین اُٹھ سکتا چنانچہ
سلطان العلما جناب مولٰنا سید محمد صاحب مجتہد بھی بوارق مین یہی راگ گا چکے ہین کہ اس آیت
سے کسی مفسر نے مسئلہ خلافت پر استدلال نہین کیا۔

کیون جناب اڈیٹر صاحب شیعہ؟ اب آپ کی خواہش پوری ہوئی اور مفسرین کے نام اور
اُنکی عبارتین سُنکر آپ کو کچھ ندامت اپنی دروغگوئی پر پیدا ہوئی یا نہین

(۴۳) قولہ کل مفسرین نے اسکو رسول اللہ سے خطاب مانا ہو اور بطور تاویل خلافت ثلثہ پر بھی استدلال کیا ہو۔

اب کو آپکا جھوٹ اور فریب عالم آشکار ہو گیا اور سب کو معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ سے خطاب ہونا اور چیز ہو اور وعدہ کا رسول اللہ سے ہونا اور چیز ہو

اور آپ کا یہ کہنا کہ بطور تاویل الخ براہ عنایت بیان کیجئے کہ تاویل کہتے کس کو ہین اور آپنے کس
لفظ سے سمجھا کہ یہ تاویل ہو۔ قاضی بیضاوی کی عبارت تو صاف بتا رہی ہو کہ اس آیت کے وعدہ
اور موعود علیہ کا اجتماع بالاجماع سوا عہد خلفاء ثلثہ کے اور کبھی نہین ہوا۔

(۴۴) قولہ اسباب النزول سیوطی مین ہو { دیکھیئے پھر وہی مستانہ روش۔ یہ عبارت تو آپکے
دعوی کی نقیض پر دلالت کرتی ہو کیونکہ آپکا مقصد یہ ہو کہ تفسیر صرف بیان سبب نزول کو کہتے
ہین حالانکہ اس عبارت مین تین عالمون کے قول نقل کئے ہین اول علامہ واحدی کا کہ وہ
کہتے ہین تفسیر موقوف ہو بیان سبب نزول پر جس سے صاف معلوم ہوا کہ تفسیر اور چیز ہو اور
بیان سبب نزول اور چیز ہو موقوف و موقوف علیہ کا تسغائر ہونا محتاج بیان نہین دوسرے
علامہ ابن دقیق العید کا کہ وہ کہتے ہین سبب نزول عمدہ ذریعہ فہم معانی قرآن (یعنی تفسیر) کا ہو
اس سے بھی بالکل واضح ہو بیان سبب نزول کا نام تفسیر نہین ہو بلکہ وہ ایک ذریعہ تفسیر کا ہی

ذریعہ اور ذو ذریعہ کا تغایر بدیہی ہو تیسرے علامہ ابن تیمیہ کا کہ وہ کہتے ہین سبب نزول فہم معانی قرآن (یعنی تفسیر قرآن) کا معین ہو اور آگے چل کر یہ بھی فرماتے ہین کہ تمام آیات مین یہ بات نہین ہو بلکہ بعض آیات مین اُس سے بھی ظاہر ہو کہ بیان سبب نزول کا نام تفسیر نہین ہو بلکہ وہ بعض آیات کی تفسیر مین معین ہوتا ہو معین اور معان علیہ کا فرق مخفی نہین ہو یہ تھی آپ کی منقولہ عبارت کی حالت افسوس یا تو آپ علم سے بالکل نابلد ہین یا محض عوام کی فریب دہی کیلئے ایسی باتین کرتے ہین غضب خدا کا آپ کو یہ بھی نہین معلوم کہ تفسیر کس کو کہتے ہین اور پھر اس ناواقفیت پر آپ النجم کے معرض خطاب مین اپنے کو ڈال رہے ہین

ع آفرین باد برین ہمتِ مردانۂ تو

(۲۵) قولہ یہ سب وعدہ عہد رسول مین پورا ہو چکا | آپ کی کہنہ مشقی قابل صد آفرین ہو یہی واقعہ نزول تو اعلیٰ درجہ کی دلیل اس امر کی ہو کہ یہ وعدہ اسوقت کے مومنین صالحین سے ہو اور اسی کو آپ دلیل عہد رسول مین پورے ہونے کی قرار دے رہے ہین۔ خیر ہمارا اس مین کچھ حرج نہین بشرطیکہ آپ اس کو مان لین کہ عہد رسول مین پورا ہوکر فوراً ہی زائل نہین ہوا ورنہ اسکو ہم کیا کوئی صاحب ایمان بلکہ کوئی صاحب عقل نہین مان سکتا اسمین تو کلام الٰہی کی لغویت معاذ اللہ ثابت ہوتی ہو افسوس کہ آپ کا یہ کہنا کہ یہ وعدہ عہد رسول مین پورا ہو گیا آپکے مفسرین کی تصریحات صریحہ کے بھی تو خلاف ہو ابھی تفسیر صافی کی عبارت آپ کو دکھائی جا چکی ہو کہ لیجعلنہم خلفاء بعد نبیہم اب آپ اس مصرعہ کے مصداق ہوئے یا نہین ع در کفر ہم ثابت نۂ زنار را رسوا مکن ۞ آپکے سلطان العلما مولوی سید محمد صاحب مجتہد بھی لوارق مین بڑا دور اس امر پر دے رہے ہین کہ یہ وعدہ امام مہدی کے زمانہ مین پورا ہوگا، چنانچہ لوارق مین کئی احتمال اس آیت کے متعلق لکھکر جنمین سب اخیر احتمال زمانہ امام مہدی کا ہو فرماتے ہین در رجحان اخیر بر خبیر مخفی نیست زیراکہ حصول امن کلی و رواج دین علی الوجہ الکامل در ازمنہ سابقہ ممنوع۔

(۲۶) قولہ ایک تو قرآن مین تحریف } یہ بات آپنے بڑی لاجواب کہی شاباش - کیون صاحب
یہ کس علم و کس فن کا قاعدہ ہو کیا مصحف فاطمہ مین جو ہمارے قرآن سے دوچند ہو ایسی ہی
باتین لکھی ہوئی ہین یا امام جعفر صادق والے چمڑے کے تھیلے مین یہ علوم بھرے ہوئے ہین
سوائے خدا بتایئے تو سہی یہ لطیف قاعدہ آپ کو کہان سے ہاتھ لگا کہ ایک لفظ کے اگر کئی معنے ہون
اور باقتضای مقام ایک جگہ ایک معنی دوسری جگہ دوسرے معنے مراد لئے جائین تو یہ تحریف ہو اگر
یہی بات ہو تو لفظ ولی جو قرآن مین بیسیون جگہ بمعنی دوست مستعمل ہو آپنے آیہ انما ولیکم مین بمعنی
متصرف فی الامر کیون لی - توفی کی لفظ قرآن مین کہین بمعنے موت اور کہین بمعنے بردا شتن
کیون لیجاتی ہو - خلق کی لفظ جو بمعنے آفریدن ہو انی اخلق لکم من الطین کہیاۃ الطیر مین بمعنے
ساختن کیون لیجاتی ہو - اس سے درگزر کیجئے اسی آیہ استخلاف مین آپکے مفسرین نے کیون
خلافت کے معنے بیان کیے تفسیر صافی اور مجمع البیان کی عبارت اوپر نقل ہو چکی اسکو پھر دیکھ
لیجیے اور لطف تو یہ ہو کہ ہم کو خلافت ہر سہ خلافت ثابت کرنے کیلئے اس آیت مین استخلاف
کے کسی معنی کے متعین کرنے کی حاجت ہی نہین اگر بمعنی بادشاہت لینے سے آپکے تحقیق انیق
مین تحریف لازم آتی ہو آپ شوق سے کوئی دوسرے معنی مراد لے لین مگر آپ اس لفظ کو
معاذ اللہ مہمل ہی قرار دیدین حقیقت ہر سہ خلافت ہر حال اس آیت سے ثابت ہو جیسا کہ
انشاء اللہ تعالی فصل دوم مین واضح ہوگا -

(۲۷) قولہ دوسرے یہ کہ صحابہ مین صرف وہی لوگ } یہ اعتراض جس خوش فہم نے ایجاد کیا ہو واقعی وہ بڑا مشاق اور دلیر تھا مگر اصل موجد سے بھی زیادہ آپکی دلیری یہ ہو
کہ تفسیر کبیر سے اسوقت تک بیسیون کتابون مین اسکے جوابات دیے گئے مگر پھر وہی مرغ
کی ایک ٹانگ استغفر اللہ معلوم نہین آپ لوگ کس دنیا مین رہتے ہین کیونکہ اس دنیا مین
تو ہر زبان اور ہر زمانہ مین یہ محاورہ مستعمل ہو کہ جب کسی قوم یا طبقہ کے سربرآوردہ لوگون
کو کوئی نعمت ملتی ہو یا کسی نعمت کا وعدہ کیا جاتا ہو تو وہ نعمت تمام اس قوم کی طرف

منسوب کر دیجاتی ہے اور یہ منسوب کرنا عقلاً بھی اسوجہ سے درست ہے کہ فائدہ اس نعمت کا
اس قوم یا طبقہ کے تمام افراد کو حقیقۃً یا حکماً شامل ہوتا ہے خصوصاً ایسی حالت مین کہ وہ نعمت
ایسی ہو کہ عادۃً شخص خاص ہی کو ملتی ہو مثل نعمت بادشاہت کے تو ایسی نعمت کا انتساب
چاہے جماعت کیطرف کیون نہو مگر یقیناً وحتماً ایک شخص خاص ہی مراد ہوتا ہے دیکھو گورنمنٹ انگریزی
نے وعدہ کیا کہ ہم مسلمانون کو بڑے بڑے عہدہ مثل کلکٹری و ججی وغیرہ کے دینگے اسکا یہ مطلب
کوئی بھی نہین سمجھتا کہ مسلمانون کے ہر ہر فرد کو یہ عہدے ملینگے بلکہ جو خاص خاص لوگ
مسلمانون مین ان عہدون کے قابل ہین انکو یہ عہدے ملجاتے ہین اسی سے گورنمنٹ کے
اس وعدہ کو پورا سمجھ لیا جاتا ہے کیون صاحب آپنے کیا عرب کا یہ محاورہ نہین سُنا استخلف
بنوالعباس بادشاہ ہوئے بنی عباس حالانکہ تمام بنی عباس بادشاہ نہین ہوے بلکہ انہین
سے بعض ہوئے اور اثری بنوالتمیم دولتمند ہوگئے بنی تمیم حالانکہ تمام افراد کا دولتمند ہونا مراد نہین
کیلئے تمنے یہ بھی نہین سُنا کہ ہندوستان مین انگریزون کی بادشاہت ہے حجاز اور شام مین ترکونکی
سلطنت ہے وہان تمنے یہ اعتراض کیون نہ کیا کہ اس سے لازم آتا ہے کہ وہی لوگ انگریز یا
ترک رہجاتے ہین جو بادشاہ و سلطان ہون حالانکہ بادشاہ انہین سے صرف ایک شخص ہوتا ہے

(۲۰) قولہ جنکا ایمان بھی ہنوز ثابت نہین { اللہ و رسول اور مومنین کے یہان تو ثابت ہے
سبائیہ کمیٹی مین ثابت نہ ہو تو نہو وہان تو حضرت علی کا بھی ایمان ثابت[له] نہین بلکہ حضرت
رسول کی رسالت بھی ثابت نہین بلکہ رسول کی حیثیت وہان ایک مزدور[له] کی سی ہے ہان

له بہت پرجوش طریقہ سے شیعون کو اعلان دیاگیا کہ جناب امیر کا ایمان کسی ایسی دلیل سے ثابت کرو کہ اس
دلیل پر ویسے شبہات نہ وارد ہوسکین جیسے ایمان خلفای ثلاثہ کے دلائل پر تم لوگ کرتے ہو مگر کسی شیعہ کی ہمت نہوئی خیر یہ قصہ تو
تھا ہی لیکن یہ لطیفہ بنے تقیہ کی بدولت حضرت علی بلکہ تمام ائمہ کا ایمان مشکوک ہوگیا قیامت تک کوئی شیعہ نہین ثابت کرسکتا کہ ائمہ کا مذہب کیا تھا آیا وہ
دراصل سنی تھے اور شیعون کے خوف سے تقیہ کرلے تھے یا شیعہ تھے اور سنیون سے تقیہ کرتے تھے یا دراصل نہ شیعہ تھے نہ سنی کوئی اور مذہب رکھتے تھے در حقیقت یہ عقدہ ایسا
لاینحل ہے جسکے حل کرنے مین شیعونکے اولین و آخرین سب ملکر بھی کامیاب نہین ہوسکتے ۔ له شیعونکی روایت تو یہ ہے کہ رسول اپنی تبلیغ رسالت کی اجرت قوم سے مانگا

یہ بیشک صحیح ہو کہ اگر خلفای ثلثہ کو مومن بلکہ مومن صالح نہ مانا جاسے تو یہ وعدہ الٰہی خلاف ہوجائیگا
بیشک یقیناً خلاف ہوجائے گا کیونکہ سوا ان تین حضرات کے اُسوقت کے مومنین صالحین
مین اور کیسکو مجموعہ ان تینون نعمتون کا نصیب ہی نہین ہوا اور اس آیت استخلاف پر کیا
موقوف ہو ان حضرات کو مومن صالح نہ مانا جائے تو بہت سے وعدہ خدا کے بہت سے وعدہ رسول
کے معاذ اللہ جھوٹے ہو جائینگے مگر تم کو اسکی کیا پروا۔

(۲۹) قولہ سب کو معلوم ہو کہ دروغ محض کیسی کو بھی معلوم نہین ذرا ثابت تو کرو کہ پہلے زمانہ مین
کہین کوئی خلیفہ بلا نص پیغمبر نہین ہوا دعوی بلا دلیل قبول خرد نہین۔

(۳۰) قولہ تمامی مفسرین نے مراد کہ اول تو یہ غلط ہو اور بالفرض مان بھی لیا جائے تو
بھی کچھ مضر نہین جانشینی کے معنے لینے کی صورت مین بھی حیقت ہر سہ خلافت اس آیت سے
ثابت ہو جیسا کہ انشاء اللہ تعالی فصل دوم مین بمزید وضاحت معلوم ہوگا۔

(۳۱) قولہ تو کیا کوئی کہہ سکتا ہو کہ کیا کوئی کہہ سکتا ہو کہ جب دیار کسری کا مفتوح ہونا مصداق
اس وعدہ کا قرار دیا گیا تو اس سے حضرت فاروق اعظم فاتح دیار کسری کی خلافت کا اس
آیت کی موعودہ خلافت ہونا ثابت نہوا۔

(۳۲) قولہ علامہ فتح اللہ کاشانی کی نسبت یہ افترا کہ تمہارے سوا دنیا مین کوئی اس کو
افترا نہ کہے گا علامہ کاشانی نے خلافت ضرور مراد لی یہ دوسری بات ہو کہ وہ اپنے مذہب فاسد کی
بنا پر اس خلافت کو زمانہ امام مہدی پر منطبق کرین۔

(۳۳) قولہ اب ہم آپ کو کس لقب سے یاد کرین کہ اسوقت مجھے وہ روایت یاد آگئی کہ حضرت عبداللہ
بن عمر سے اہل عراق نے بحالت احرام مچھر کے مارنے کا مسالہ پوچھا تو انھون نے فرمایا کہ اہل
عراق مجھسے مچھر کے مارنے کا مسالہ پوچھتے ہین مگر جب انھون نے فرزند رسول اللہ یعنی حسین
بن فاطمہ زہرا کو قتل کیا تو ایک مسالہ بھی مجھسے نہ پوچھا عزیز من جب تمنے حضرت علی مرتضی کو
خائن اور ورخانہ گر بحبہ اور ہمچو جنین در رحم پردہ نشین شدہ کا لقب دیا اور اسی طرح کے القاب

برابر برگزیدگان آل رسول کو دیا گئے اُسوقت نہ کسی سنی سے مشورہ لیا اب میرے لقب کیلئے تم مجھسے مشورہ طلب کرتے ہو۔

(۳۴) کیا خود جاکر فتح کیا تھا کہ دیکھئے پھر وہی چال آپ چل رہے ہین کہ کسی طرح ناقابل خطاب کہکر آپ کو چھوڑ دیا جائے۔ خدا کیلئے ذرا ہوش کی باتین کیجئے ابتک آپ کو یہ بھی نہین معلوم کہ مامورین کے تمام اعمال آمر کیطرف منسوب ہوتے ہین اچھا قرآن مین جو فرعون کو فرمایا یذبح ابناء ھم تو کیا وہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا تھا یا یزید کو جو تم قاتل حسین کہتے ہو تو کیا اسنے اپنے ہاتھ سے قتل کیا تھا ہان بیشک خلفا خود بنفس نفیس لڑنے کیلیے دیار کسری مین نہین گئے مگر یہ سب کام انکے حکم سے انکے مامور لشکر کے ہاتھ سے ہوئے لہذا یہ فتوحات درحقیقت سب انہین کے ہین کیا تمنے مختصر معانی بھی نہین دیکھی بولتے ہین بنی الامیر المدینۃ امیر نے یہ شہر بنایا حالانکہ بنانے والے اسکے راج مزدور وغیرہ ہوتے ہین اچھا تمھاری خاطر سے ہم یہ بھی تسلیم کئے لیتے ہین (کتسلیم الخرافات) کہ خلفا فاتح دیار کسری نہ تھے تو ہم یہ پوچھتے ہین کہ جو لوگ فاتح دیار کسری تھے وہ لوگ اس آیت کے وعدو لہم ہوے یا نہین اور یہ بتاؤ کہ انکا عقیدہ خلفا کیطرف کیسا تھا۔ ان کا عقیدہ خلفای ثلاثہ کیطرف ایسا تھا کہ انکی رحلت کے بعد بھی جبکہ انکا کچھ خوف یا انسے کچھ طمع باقی نہ تھی انکے نام پر جان دیتے تھے حتی کہ حضرت علی کو اپنے زمانہ خلافت مین یہ خوف[ل] تھا کہ اگر مین خلفای ثلاثہ کے خلاف کوئی بات کہونگا تو یہ لوگ مجھکو مار ڈالین گے پس نتیجہ یہ ہوا کہ حضرات خلفا اللہ تعالی کے ممدوحین ممدوح و مطاع ہوئے۔

(۳۵) قولہ سورۂ نور کے نقیض کہ نقیض کی ایک ہی ہوئی نقیض کی تعریف بھی آپکو معلوم نہین لفظ مشترک کے معانی مین باہم تناقض ہوتا ہی یہ آجتک معلوم نہ تھا اب آپسے معلوم ہوا جزاک اللہ۔

[ل] مناظرہ حصہ دوم مین ہمنے اسبات کو بہت تفصیل سے لکھا ہے اور اکابر علمای شیعہ کی تصریحات نقل کی ہین کہ جناب امیر اپنے زمانہ خلافت مین حامیان شیخین سے کیا ڈرتے تھے۔ بایں ہمہ ادعای تقیہ و حسن سیرت شیخین کے خوف سے کوئی بات خلاف شیخین کے زبان سے نکال نہین سکتے ۱۲

(۳۶) قولہ سورۂ انعام مین جو کمی ہو کم اسقدر مستانہ رفتار نہ چلئے یہ مینے کب کہا کہ استخلاف کے کوئی معنی سوا بادشاہ بنانے کے نہین ہین مینے جو کچھ کہا وہ آیت استخلاف کے لیستخلفنہم کی نسبت کہا ہان یہ بیشک میرا دعوی ہو کہ استخلاف اور خلافت کے معنی کلام عرب مین زیادہ تر بادشاہت کے آتے ہین شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے صاف صاف ازالۃ الخفا مین لکھدیا ہو کہ استخلاف کے اور معنی بھی ہین مگر کثیر الاستعمال یہی معنے ہین فرماتے ہین امثال این کلمات اگر استقرا کنی صد جا موافق ہمین روزمرہ یابی و دہ جا بمعنی دیگر و ہمین ست میزان شناختن تاویل و معنی ظاہر،، مگر یہ یاد رکھئے کہ حقیقت ہر سہ خلافت کا ثبوت اس لفظ کے کسی خاص معنے کی تعیین پر ہرگز موقوف نہین

(۳۷) قولہ آپ فرماتے ہین ان آیتون سے ہرگز ثابت نہین ہوتا بیشک ہرگز ثابت نہین ہوتا کیونکہ آیت استخلاف مین صرف استخلاف کا وعدہ نہین ہو بلکہ اسکے ساتھ دو چیزین اور بھی ہین تمکین دین اور تبدیل خوف اُسکے بعد تفسیر طبری وغیرہ کی عبارت جو آپنے نقل کی وہ محض آپ کی خوش فہمی کی دلیل ہو کیونکہ اسکے کسی لفظ سے نہین ثابت ہوتا کہ اس آیت کے تینون وعدہ عہد رسول مین پورے ہو گئے تھے زائد از زائد ان عبارتون سے جو ثابت ہو سکتا ہو وہ یہ کہ آغاز ان نعمتون مین سے بعض کا عہد رسول سے شروع ہو چلا تھا تو اسکو ہم بھی مانتے ہین۔

(۳۸) قولہ لقد مکناکم آپنے ناحق اپنے کو مصیبت مین پھنسایا علمی مباحث مین دخل دینا آپ کا کام نہین افسوس آپ اتنا بھی نہین سمجھتے کہ اس آیت مین خود انکی تمکین مذکور ہو نہ تمکین دشمن مرتضی کی و شتان ما بینہما۔

(۳۹) قولہ الذین ان مکناہم کو یہ آیت بھی حقیقت ہر سہ خلافت کی دلیل ہے دیکھو کشف الغطا ترجمہ ازالۃ الخفا

(۴۰) قولہ تمکین کا وعدہ صرف اس آیت مین ہو کو یہ کسنے کہا کہ صرف اس آیت مین ہو۔

(۴۱) بھلا ایسی باتون کا کیا جواب دیا جائے اچھا صاحب تو آپکے نزدیک خدا نے ایسی چیزونکے

دینے کا وعدہ کیا جو ان کو پہلے سے حاصل تھی آپ جناب لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون قیامت کیلئے ہو نہ دنیا کیلئے اپنی ہی کسی تفسیر کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔

(۴۲) قولہ واور تم کو ان تینون نعمتون کے مجموعہ کا عہد رسول مین پایا جانا اور پھر اسکا معاً رسول کے وفات پاتے ہی زائل ہو جانا ثابت کرو ورنہ اس فعل عبث سے کیا نتیجہ ہم کب کہتے ہین کہ ان نعمتون مین سے کسی نعمت کا آغاز عہد رسول سے نہین ہوا بیشک اسوقت سے آغاز ہو چلا تھا مگر وعدہ کا پورا ہونا آغاز سے نہین ہوتا بلکہ تکمیل سے ہوتا ہی۔

(۴۳) قولہ کی برس مین اسکا جواب دیتے ہین کہ تم نے کب دیکھا کہ تمھاری کسی تحریر کے جواب مین کچھ خفیف سا دقفہ ہوا ہو مزخرف و بیہودہ سمجھکر کسی بات کا جواب نہ دیا جاے وہ اور بات ہی

(۴۴) قولہ یہ وہ آیہ ہی جس سے کہ تمام اہل باطل ایسا ہی کہتے ہین عیسائی کہتے ہین قرآن ہی سے اسلام کا ابطال ہوتا ہی عیسائیون سے کیا مطلب خود تمھارے علی فرماتے ہین کہ اس قرآن سے کفر والحاد کی تائید ہوتی ہی مگر منھ سے کہدینا بہت آسان ہی

(۴۵) مگر آخری حصہ کہ اس مضمون کے جواب سے عہدہ برائی حاصل کر لو تو پھر اور مضمون کی خواہش کرنا۔

(۴۶) تبعتلید خلیفہ سوم کہ تحریف قرآن کی طرف اشارہ ہی مگر جب گرفت کیجاتی ہی تو صاف انکار کر جاتے ہو کہ ہم تحریف قرآن کے معتقد نہین ہین۔

فصل دوم

یہ اس مضمون کی فصل دوم ہی اور اس مین اصل بحث کی تنقیح کی گئی ہی اور ثابت کیا گیا ہی کہ یہ آیت حقیقت ہر سہ خلافت پر قطعی الدلالۃ ہی اُمید ہی کہ یہ فصل دوم طالبانِ حق کے لیے رہبر کامل کا کام دے ومن اللہ التوفیق وھو الھادی الی سواء الطریق۔

واضح رہے کہ اس آیت کی دلالت حضرات خلفای ثلثہ رضی اللہ عنہم کے امام برحق اور

خلیفہ راشد ہونے پر ایسی قطعی ہر کہ حجت الٓہیہ تمام منکرین پر قائم ہو۔ اگر ایسی دلالت کسی نص شرعی مین کسی شخص کے نبی و رسول ہونے پر ہوتی ہو تو لوگ اسپر ایمان لانے کیساتہ مکلف ہوجاتے ہین اور منکر اسکے خلود جہنم کے مستحق قرار پاتے ہین۔ حق تعالی نے نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کیساتہ علماے یہود و نصاری کے مکلف ہونے کیلئے محض اُن نصوص سماویہ کو کافی قرار دیا ہی جو توریت و انجیل مین آپکے متعلق مذکور ہین بلکہ علماے یہود و نصاری کی معرفت کو مشرکین پر بھی حجت قرار دیا ہو قولہ تعالی النبی الامی[ل] الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل وقولہ تعالی یعرفونہ[ع] کما یعرفون ابناءھم وقولہ تعالی اَوَلم یکن[لہ] لھم آیۃ ان یعلمہ علماء بنی اسرائیل حالانکہ توریت و انجیل اور صحف انبیاے بنی اسرائیل علی نبینا وعلیھم الصلوۃ والسلام کے تتبع کرنے والے جانتے ہین کہ کتب سماویہ مین کوئی نص ایسی[ھ] نہین ہے

[ل] ترجمہ وہ نبی اُمّی جسکو یہ لوگ اپنے یہان توریت و انجیل مین لکہا ہوا پاتے ہین ۱۲ [ع] ترجمہ اہل کتاب نبی امی کو اسطرح پہچانتے ہین جسطرح اپنے بیٹونکو پہچانتے ہین ۱۲ [لہ] ترجمہ کیا ان لوگون کیلئے (نبی اُمی کی صداقت کی) یہ نشانی (کافی) نہین کہ انکو علماے بنی اسرائیل جانتے ہین ۱۲۔

[ھ] کیونکہ کتب سماویہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو کچھ مذکور ہر وہ از قبیل اوصاف و علامات ہر مثل اسکے کہ نبی آخر الزمان بنی اسرائیل کے بھائیون یعنے بنی اسمٰعیل سے ہونگے انکی شریعت موسی کی شریعت کے مثل ہوگی انکی نبوت فاران پہاڑ (یعنی مکہ) سے شروع ہوگی اور انکی سلطنت ملک شام تک پہنچیگی انپر کوئی لکہی لکہائی کتاب اُتریگی بلکہ خدا کا کلام اُنکے منہ پر جاری ہوگا وغیرہ وغیرہ المختصر کوئی تشخیص و تعیین حضرت کی نام و نسب کیساتہ نہین کیگئی اگر کوئی کہے کہ کتب سماویہ مین حضرت کی تشخیص نام و نسب کیساتہ کیگئی تہی اہل کتاب نے تحریف کردی تو اول اس قائل کو یہ ثابت کرنا پڑیگا کہ جسقدر تحریف حضرت کے زمانہ تک ہوچکی تھی اسکے بعد اور مزید تحریف کی گئی کیونکہ اسوقت تک تو حضرت کی بشارت کا توریت و انجیل مین بقدر قیام حجت مذکور ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہو دوسرے اس قائل کو ماننا پڑے گا کہ اب اس زمانہ مین یہود و نصاری پر توریت و انجیل کی پیشینگوئیان حضرت کی نبوت ثابت کرنے کیلئے کافی نہین ہین معاذ اللہ من ذلک ۱۲

جو نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر اس سے زیادہ واضح دلالت کرتی ہو جیسی دلالت آیت استخلاف مین خلفای ثلثہ کی حقیت پر ہی در حقیقت جو لوگ آیت استخلاف کی دلالت خلفای ثلاثہ کی حقیت پر نہین مانتے وہ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ایک بہت بڑی اور نہایت نفیس دلیل کو مٹانا چاہتے ہین۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم۔

یہ بھی مخفی نرہے کہ اس آیت کی دلالت حقیت ہر سہ خلافت پر ویسی ہی ہر جیسی حدیث رایت[1] کی حضرت علی مرتضی کے محبوب ومحب خدا ورسول ہونے پر جسطرح قبل اسکے کہ حضرت علی مرتضی کو جھنڈا ملے حدیث رایت سے انکے محبوب ومحب خدا ورسول ہونے پر استدلال نہ ہوسکتا تھا اُسی طرح قبل اسکے کہ مواعید[2] ثلاثہ کا ظہور عہد خلفا مین ہو انکی خلافت راشدہ پر اس آیت سے استدلال ممکن نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ سقیفۂ بنی ساعدہ مین یہ آیت یا اور دوسری آیتین پیش نہ کی گئین بلکہ حضرت صدیق کے سوابق اسلامیہ اور اجازتِ امامت نماز وغیرہ وغیرہ سے استدلال کیا گیا اُسوقت صحابہ کرام یہ سمجھتے تھے کہ ہمنے اپنے عمدہ ترین اجتہاد سے ان خلفا کو منتخب کیا ہو مگر بعد ظاہر ہونے ان وعدون کے سب کی آنکھین کھل گئین کہ یہ فعل ہمارا نہ تھا بلکہ یہ تو وعدہ الٰہی تھا جو سات آسمانون کے اوپر سے اُترا تھا یہ تو قضاے ایزدی تھی جو عرش عظیم سے نازل ہوئی تھی اسی زور قضا نے ہمارے پردہ مین اپنا مقصد پورا کیا۔ اس مضمون کو شیخ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب ازالۃ الخفا مین اس طرح لکھتے ہین کہ بعد انطباق اوصاف بر ہمہ منکشف شد کہ انچہ حق بود واقع شد وچشم واگشت برآنکہ فعل جماعت نبود وعد اللہ بود کہ از پس پردہ چندین افکار وافلیسہ بروز نمود ؎

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان ؛ مصلحت را تہمتے بر آہو چین بستہ اند

---

[1] حدیث رایت یہ ہو کہ غزوۂ خیبر مین ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل مین جھنڈا ایک ایسے شخص کو دونگا کہ وہ اللہ و رسول کا محب ومحبوب ہوگا کرار وغیر فرار ہوگا اللہ اسکے ہاتھ پر فتح دیگا تمام صحابہ کی دلی تمنا یہ تھی کہ وہ جھنڈا ہمکو ملے مگر وہ جھنڈا حضرت علی مرتضی کو عنایت ہوا۔ [2] مواعید ثلثہ وہی تینون وعدے مراد ہین جو آیت استخلاف مین مذکور ہین

اس تمہید کے بعد آیت استخلاف کو ایک ذری غائر نظر سے دیکھنا چاہیئے اور تعصب اور ضد کی کدورتون سے اپنے دماغ کو صاف کر کے آیت کے مضمون پر غور کرنا چاہیئے۔

وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون

وعدہ دیا ہے اللہ نے ان لوگون کو جو ایمان لائے تم مین سے اور کئے انھون نے کام اچھے کہ ضرور ضرور خلیفہ بنائیگا انکو زمین مین جیسے خلیفہ بنایا تھا اُن لوگون کو جو انسے پہلے تھے اور ضرور ضرور پائدار کر دیگا انکے لیئے دین انکا جو پسند کیا اللہ نے ان کیلئے اور ضرور ضرور بدل دیگا انکو بعد انکے خائف ہونیکے امن عبادت کرینگے وہ میری شریک کرینگے میرے ساتھ کسیکو اور جو ناشکری کرین بعد اسکے تو وہی لوگ فاسق ہین

اس آیت مین تحقیق طلب چند امور ہین اول یہ کہ وعدہ کس سے ہے۔ دوم یہ کہ وعدہ کس چیز کا ہے۔ سوم یہ کہ اس وعدہ کے پورے ہونے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ چہارم یہ کہ موعودہ اشیا کس زمانہ مین پائی گئین جسوقت یہ ثابت ہو جائیگا کہ یہ وعدہ خاص انہین لوگون سے ہے جو نزول آیت کے پہلے ایمان لا چکے تھے اور عمل صالح کر چکے تھے اور پھر یہ بھی ثابت ہو جائیگا کہ موعودہ اشیا عہد خلفاے ثلثہ مین پائی گئین تو یقیناً ثابت ہو جائیگا کہ اس آیت کی موعودہ خلافت انہین کی خلافت ہے اور انہین کی خلافت نہ ماننے والون کو حق تعالیٰ نے فاسق فرمایا ہے۔

اب چارون امور کی تحقیق سنیئے اور اگر خدا توفیق دے تو قرآن کریم کو اپنا پیشوا بنایئے۔ سبائیہ کمیٹی کی گڑھی ہوئی روایتون کو گھورے پر پھینکیئے۔

امر اول۔ الفاظ آیت سے بالکل بدیہی ہے صاف صاف مذکور ہے کہ وعدہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات سے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات کا اطلاق اس آیت مین انہین لوگون پر ہو سکتا ہے جو آیت کے نازل ہونیسے پہلے اس صفت کیساتھ موصوف ہون۔

اور اگر یہ وعدہ ان لوگون کیساتھ مخصوص نہ رکھا جائے تو اسکی چند صورتین ہین ہر صورت مین متعدد خرابیان لازم آتی ہین ایک صورت یہ ہے کہ قیامت تک ہر زمانہ کے مومنین صالحین سے یہ

وعدہ متعلق کیا جائے اس مین ایک خرابی یہ ہو کہ لفظ منکم بیکار ہوا جاتا ہو یہ مطلب صرف الذین آمنوا و عملوا الصالحات سے حاصل تھا دوسری خرابی یہ ہو کہ ہر زمانے مین ایسا واقع نہین ہو کہ ہر زمانے کے مومنین صالحین کو یہ تینون موجودہ اشیا نصیب ہین۔ دوسری صورت یہ ہو کہ اس وعدہ کا تعلق وقت نزول کے مومنین صالحین سے بالکل نہ رکھا جائے بلکہ آنیوالے زمانون مین سے کسی زمانے کے مسلمانون کیساتھ اس وعدہ کو مخصوص کر دیا جائے جیسا کہ شیعہ امام مہدی کو کہتے ہین تو اس مین بھی کئی خرابیان ہین منجملہ انکے یہ کہ کسی زبان کا یہ قاعدہ نہین ہو کہ صیغہ حاضر بولکر حاضرین کا ایک فرد بھی مراد نہ لیا جائے اور وہ صیغہ غائبین کیساتھ مخصوص کر دیا جائے اور منجملہ انکے یہ کہ کسی ایسی نعمت کی بشارت کسی جماعت کو سنانا جسمین اُس جماعت کا کچھ حصہ بھی نہو سراسر فریب ہو اور کلام الٰہی اس سے بری ہو۔ اب رہی یہ بات کہ حاضرین مین سے صرف حضرت علی مرتضےٰ کو اس وعدہ کا موعود لہ قرار دیا جائے تو علاوہ بے دلیل تخصیص کے ایک بڑی خرابی یہ ہو کہ ان تینون وعدہ کا مجموعہ انکے زمانہ مین پایا نہین گیا خلافت انکی ایسی کمزور ہو گئی تھی کہ انکا تصرف صرف کوفہ اور اسکے مضافات کیلئے محدود ہو گیا تھا امن کی یہ حالت تھی کہ دشمنون کا ہر طرف سے نرغہ تھا اور یوماً فیوماً ان کا غلبہ بڑھتا جاتا تھا۔ تمکین دین کی یہ کیفیت تھی کہ بقول شیعہ حضرت علی اپنے اصلی مذہب کے اظہار پر بھی قادر نہ تھے اسی وجہ سے متعہ کی حلت تراویح کی بدعت کا اعلان نہ کر سکے احکام قرآنی جو متروک ہو گئے تھے انکا اجرا نہ کر سکے قرآن مین جو تحریف ہو گئی تھی اسکی اصلاح پر قادر نہو سکے رات دن منافقون کی جھوٹی تعریفین انکی زبان پر تھین اور انہین کے جاری کئے ہوئے قوانین و قواعد کی پابندی پر مجبور تھے انہین حالات کو دیکھکر خود شیعہ کو کہنا پڑا کہ حضرت علی کی خلافت صرف برای نام تھی۔

المختصر سوا اسکے کوئی صورت نہین کہ وقت نزول آیت کے تمام مومنین صالحین سے یہ وعدہ متعلق لیا جائے اور انہین کے ساتھ مخصوص کیا جائے۔

امر دوم کی تحقیق یہ ہو کہ آیت مین تین چیزون کا وعدہ ہو۔ استخلاف فی الارض تمکین دین پسندیدہ

تبدیل امن بعد الخوف - اخیر کی دونون چیزین بالکل واضح المعنی ہین - دین پسندیدہ کو تمکین دینا اور خوف کے بجای امن کا پیدا کرنا بالکل صاف ہو - تمکین کی صورت یہ ہو کہ وہ دین اطراف عالم مین پھیل جاے اور اسقدر لوگ اس دین کے ماننے والے ہوجائین کہ کوئی قوت عادتًا ان کے فنا کرنے پر قادر نہ رہے - تبدیل امن کی صورت یہ ہو کہ دنیا مین کوئی دشمن ایسا نہو جسکی قوت وشوکت انکی قوت وشوکت کے برابر ہو بلکہ انہین کی قوت وشوکت تمام دشمنون کی قوت وشوکت پر غالب ہو -

تمکین دین کا یہ مطلب بیان کرنا کہ سوا دین اسلام کے کوئی دین دنیا مین باقی نہ رہے اول تو لفظ تمکین سے مفہوم نہین ہوتا دوسرے وعدہ الٰہی کی تکذیب کو مستلزم ہو کیونکہ جن لوگون سے اس نعمت کا وعدہ ہوا انکے زمانہ مین ایسا کبھی نہین ہوا کہ تمام ادیان باطلہ روی زمین سے مٹ گئے ہون فرض کیجیے کہ امام مہدی کے زمانہ مین ایسا ہوجاے - تو اس سے وعدہ الٰہی کی تصدیق نہین ہوسکتی کیونکہ وعدہ امام مہدی سے نہین ہو بلکہ وعدہ ان مومنین صالحین سے ہو جو نزول آیت کے وقت موجود تھے جیسا کہ امر اول کی تحقیق مین بیان ہوچکا -

علی ہذا تبدیل امن کا یہ مطلب بیان کرنا کہ دشمنان دین روی زمین سے نابود ہوجائین بالکل غلط اور تکذیب وعدہ الٰہی کو مستلزم ہو کیونکہ موعودین کے وقت مین ایسا واقع نہین ہوا اب باقی رہی پہلی چیز یعنی استخلاف فی الارض تو زبان عرب مین لفظ استخلاف کئی معنے مین مستعمل ہو مگر زیادہ تر لفظ ارض کیساتھ ملکر اسکے معنے بادشاہت کیلئے جاتے ہین خلیفہ بمعنے بادشاہ اور استخلاف بمعنی بادشاہ ساختن عرب کا روزمرہ ہو لیکن اگر کوئی شیعہ صاحب اسمین مناقشہ کرین تو جھگڑے کو مختصر کرنیکے لیے جو معنی وہ بیان کرین اسکو ہم مان لین گے کیونکہ جب خلفای ثلثہ کے عہد مین تمکین دین اور تبدیل امن کا پایا جانا ثابت ہوجائیگا اور استخلاف فی الارض کے جو معنے وہ بیان کرتے ہین یعنی سکونت زمین وہ تو پاے ہی جاتے ہین پس اس سے ثابت ہوجائیگا کہ انکی خلافتین اس آیت کی موعود مین داخل ہین -

مگر اس قدر واضح رہے کہ استخلاف فی الارض کے اس آیت مین وہی معنی مراد لینا چاہیے جو نزول آیت کے وقت تک انکو حاصل ہون کیونکہ اللہ تعالی نے اسکا وعدہ فرمایا ہو اور امر حاصل کا وعدہ بالکل عبث ہو پھر وعدہ مین صیغہ مستقبل کا استعمال فرمایا جو قطعًا اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ زمانہ ماضی مین یہ بات حاصل نہ تھی لہذا سکونت زمین کے معنے تو قطعًا و حتمًا مراد ہو ہی نہین سکتے۔

امر سوم کی تحقیق یہ ہو کہ اس وعدہ کے پورے ہونے کی یہ صورت ہو کہ ان مومنین صالحین کے عہد مین جو نزول آیت کے وقت موجود تھے یہ تینون نعمتین عطا فرمائی جائین اور تا وقتیکہ ان نعمتون کا کفران ظاہر ہو یہ نعمتین قائم رہین۔

اگر اُس زمانہ مین یہ نعمتین عطا نہ ہوئین خواہ اس وجہ سے کہ جن لوگون کے زمانہ مین یہ نعمتین موجود تھین انکا مومن صالح ہونا ثابت نہ ہو اور خواہ اس سبب سے کہ یہ نعمتین اس زمانہ کے کسی شخص کو ملی ہی نہون اور خواہ اس سبب سے کہ ملین ہون اور فوراً زائل ہوگئین بہر صورت اس وعدہ خداوندی کی تکذیب ہوجائیگی معاذ اللہ منہ۔

امر چہارم کی تحقیق یہ ہو کہ تاریخ کے واقعات قطعیہ برملا اعلان دے رہے کہ حضرات خلفای ثلثہ رضی اللہ عنہم کے عہد مین یہ وعدہ پورا ہوا کیونکہ وہ حضرات زمانہ نزول آیت مومنین صالحین مین سے اور استخلاف فی الارض بھی انکو عطا ہوا یعنی عرب و عجم کی بادشاہت انکو ملی اور تمکین دین اسلام بھی انکے عہد مین ہوئی اطراف عرب و عجم مین دین اسلام کا شیوع ہوا جابجا مفتی اور فقیہ اور قاضی مقرر ہوئے اسلام کی تعلیم نے ایسا رواج کامل پایا کہ ابتک اس تعلیم کا اثر باقی ہو اور انشاء اللہ تعالی تا قیامت باقی رہیگا اس سے زیادہ قرار پذیری اور کیا ہوگی تبدیل امن بھی انکے زمانے مین ایسی ہوئی کہ باید و شاید کفر کی دو پر شوکت سلطنتین اس زمانہ مین تھین ایک کسری کی دوسری قیصر کی یہ دونون سلطنتین انکے ہاتھون پامال ہوگئین دشمن دین جس مقام پر تھا مسلمانون کے خوف سے لرزان تھا۔

آیت استخلاف کے وعدون کے پورے ہونیکا کوئی زمانہ خلفای ثلثہ کے عہد کے سوا

ہو ہی نہین سکتا بقول شیعہ اگر یہ حضرات (معاذ اللہ) مومن صالح نہون تو اس آیت کے وعدون کا پورا ہونا محال ہوا جاتا ہی کیونکہ ان تینون خلافتون سے پہلے اور نیز ان خلافتون کے بعد زمانہ نزول آیت کے مومنین صالحین کو کوئی ایسا وقت نہین ملا کہ استخلاف فی الارض اور تمکین دین اور تبدیل امن کی تینون نعمتین اسوقت مین جمع ہون۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اس آیت کے وعدون کا پورا ہونا بچند وجہ تسلیم نہین کیا جا سکتا اول اسلئے کہ وعدہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات سے ہی نہ رسول اللہ سے کم از کم کوئی لفظ ایسا ہوتا کہ الذین آمنوا کے ساتھ رسول بھی شریک ہو سکتے مثل لفظ وعدکم اللہ کے تو اس احتمال کی کچھ گنجایش تھی دوسرے اسلئے کہ اس آیت کی موعودہ نعمتین حضرت رسول کے زمانہ مین نہین پائی گئین حضرت کے زمانہ مین جسقدر حصہ زمین پر حکومت تھی اسکو خلافت نہین کہسکتے کیونکہ خلافت بمعنی بادشاہت جب آتا ہی تو اس سے بادشاہت عظمےٰ مراد ہوتی ہی لہذا استخلاف فی الارض نہین پایا گیا علی ہذا تمکین دین کا وجود بھی نہین ہوا کیونکہ حضرت کے زمانہ اسلام کا شیوع ایسا نہ تھا کہ اسکا مٹ جانا اور ان مسلمانون کا فنا کر دیا جانا عادۃً محال ہو۔ تبدیل امن کا نہ پایا جانا تو بالکل ظاہر ہی جس حالت مین کہ کسریٰ اور قیصر کی سلطنتین دنیا مین باقی تھین مسلمانون کا خوف ہرگز زائل نہین ہو سکتا تھا۔

اب رہا بعد خلفائے ثلثہ کے تو زمانہ نزول آیت کے مومنین صالحین مین سے صرف حضرت علی خلیفہ ہوئے جنکے زمانے مین تمکین دین اور تبدیل امن کا نہ پایا جانا اظہر من الشمس ہی اور بعد حضرت علی رض کے تو خلافت ان مومنین صالحین مین ہوئی نہین لہذا ثابت ہوگیا کہ اگر خلفائے ثلثہ کے عہد مین اس آیت کے وعدون کا پورا ہونا نہ مانا جاسے تو خلف وعدہ الٰہی لازم آئے گا۔

تمام شد

اعلان

پورا ایک سال گزر چکا کہ یہ مضمون النجم مین شائع ہوا تھا مگر آج تک ایڈیٹر صاحب شیعہ کو جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی نہ انشاء اللہ تعالی کبھی ہوگی۔ ہان جیسے جوابات وہ یا اُنکے دوسرے بھائی دیا کرتے ہین البتہ ممکن ہین، لیکن شاید میری پوری تحریر نقل کرنے کے بعد ویسے فرخرف جواب دیتے ہوے کچھ شرم معلوم ہوئی اسی وجہ سے اب تک خاموشی سے کام لیا گیا۔

اگر شیعہ انصاف سے کچھ بھی کام لین تو یہ آیۂ کریمہ دیکھکر اس امر مین کچھ شک نہین کر سکتے کہ حقیقت سہ خلافت کا منکر شریعت اسلامیہ سے کچھ بھی تعلق نہین رکھتا اور یہ کہ درحقیقت مذہب شیعہ کے ایجاد کرنیوالون کا مقصود اصلی یہ تھا کہ اسلام کے پردے میں کچھ ایسے مضامین ایجاد کرجائین کہ کسی زمانہ مین مخالفین اسلام کو اسلام پر حملہ کرنے کیلیے ان مضامین سے پوری مدد مل سکے۔

کیا اگر کوئی آریہ یا عیسائی شیعون سے پوچھے کہ قرآن کی اس پیشین گوئی کی صداقت (جو کہ آیت استخلاف مین مذکور ہے) ثابت کرو۔ تو شیعہ ثابت کر سکتے ہین؟ حاشا و کلا ہرگز نہین۔

ہان شیعون کے پاس ایک جواب نہایت چست اور نہایت معقول ہے۔ وہ یہ کہ یہ قرآن محرف ہوچکا ہے اسکی پیشین گوییان اگر (معاذ اللہ) جھوٹی نکلجائین تو شیعہ اسکے ذمہ دار نہین "

برادران اہل سنت کو چاہیے کہ رسالہ ہذا کو شیعون کی نظرون سے گزراننے کی سعی بلیغ کرین کہ ثواب سے خالی نہین

والسلام علی من اتبع الھدی

ایڈیٹر

مضمون نگاری کے قواعد

[illegible] مضمون نگارون کی بہت ضرورت ہی مگر النجم کی مضمون نگار سے کے لیے حسب ذیل قواعد کی پابندی [illegible] ہی جو جن قواعد کی پابندی نہو نیکے جن صاحب کا مضمون درج نہو وہ براہ کرم معاف فرمائین اور عدم اندراج [illegible] مین بھی دفتر کا عزیز وقت نہ ضائع ہونا چاہیے نہ مضمون کی واپسی کا صرف دفتر کے ذمہ رہنا چاہیے۔

وہ قواعد یہ ہین۔

مضمون علمی یا مذہبی ہو اور مضمون نگار اس بحث مین کافی واقفیت و مہارت رکھتا ہو۔

جو مضامین فرق مخالفہ کے رد مین ہون اُن مین تحقیق و الزام دونون چیزون سے کام لیا گیا ہو۔ اور الزام مین مخالف کے مذہب پر پوری اطلاع کا ثبوت ملے۔ تہذیب و متانت کا پورا لحاظ ہو گالیون کا جواب بھی دعا و ثنا کے ساتھ ہو اور مضمون نگار اسکا بھی ملتزم ہو کہ مخالف کے جواب الجواب کا سلسلہ جب تک چلے اپنا قلم نہ روکے۔

عبارت مین گنجلک اور طول بالکل نہو صاف سلیس اردو ہو۔ عربی فارسی کی عبارتین اگر منقول ہون تو انکا ترجمہ بھی حاشیہ پر ہو خط صاف ہو کہ پڑھنے والے کو کسی مقام پر اشتباہ نہ پیدا ہو۔

مضمون النجم کے دو جزو یعنی آٹھ صفحہ سے زائد نہو کبھی کبھی اشد ضروری مضمون کو سولہ صفحہ تک دیے جاسکیں گے مضمون نگار صاحبان دفتر ہذا سے کسی صلہ اور معاوضہ کے آرزومند نہون۔ ان اجرهم الا علی الله

جن صاحب کا مضمون پسند آجائیگا اور وہ ہر ماہ مین ایک مضمون دینے کا وعدہ کرینگے تو انکے نام النجم ہدیۃً جاری کر دیا جائیگا اور انعامی کتابین جو خریداران النجم کے لیے تجویز ہوا کرینگی انکو بھی ملتی رہینگی۔

جو مضمون حسن و خوبی کی اس حد تک پہونچ جائے کہ عام طور پر لوگون کو اس سے باخبر بنانا مفید سمجھا جائے اُسکے لکھنے والے کو ہر فروخت کی قیمت کا خمس بذریعہ منی آڈر (نہ بہ نیت معاوضہ) بھیجدیا جایا کریگا۔

اگر کسی صاحب کی نظر سے مخالف کا کوئی مضمون جو اسلام پر حملہ آور ہو گذرے اور وہ قابلیت یا فرصت نہ رکھتے ہون تو اس مضمون کو بعینہٖ یا اگر انگریزی زبان مین ہو تو مع ترجمہ کے دفتر ہذا مین بھیجدین۔

ہر مضمون زیادہ از زائد ایک ماہ کے اندر ہی اندر اسکی ضرورت کو ملحوظ رکھکر شائع ہو جائیگا اور اگر کوئی عائق قوی پیش آجائیگا تو مضمون نگار کو اطلاع دیجائیگی۔

اطلاع عام

حسب دستور قدیم اس مرتبہ بھی بتقریب ماہ مبارک
دفتر النجم کی موجودہ کتب مین رعایت کیجاتی ہے۔
یہ رعایت یکم رمضان سے شروع ہوکر ۱۵ شوال تک رہیگی۔
ابکی مرتبہ بہ نسبت سالہاے گذشتہ کے رعایت زیادہ
کی گئی ہے فہرست رعایتی قیمت کی منسلکۂ ہذا ہے۔
اس موقع کو شائقین علوم دینیہ غنیمت سمجھین کیونکہ
ایسی عظیم الشان رعایت پھر ممکن نہین فما علینا الا البلاغ

الملتمس
مینجر دفتر النجم لکھنؤ پاٹانالہ